ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

شہادت ۱۳۵۸ ہش

اپریل سنہ ۱۹۷۹ء

جلد ۲۲ ۔۔۔۔۔۔ شمارہ ۴

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

نائبین

نصیر احمد قمر ۔ عبد السمیع خاں ۔ منیر احمد جاوید

کتابت

محمد ارشد خوشنویس دار الصدر شرقی ربوہ

فہرست

قال اللہ تعالیٰ، قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ صہ ۲

اسلامی اخلاق (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) ۔۔۔ صہ ۳

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا معصوم بچپن اور پاکیزہ جوانی ۔۔۔ صہ ۱۳

میری زندگی کے دلچسپ واقعات (مکرم مولوی محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ) ۔۔۔ صہ ۱۶

"ماں باپ سی نعمت مگر اس جگ میں ہے ملنی محال" (نظم) ۔۔۔ صہ ۲۰

مجاہد کو نصیحت ۔۔۔ صہ ۲۱

شگفتہ شگفتہ ۔۔۔ صہ ۲۳

ننھے ادیب ۔۔۔ صہ ۲۵

دماغ لڑاؤ ۔۔۔ صہ ۳۱

ناصرات کے صفحات ۔۔۔ صہ ۳۳

خبرنامہ تشحیذ ۔۔۔ صہ ۳۹

مجالس کی دوڑ ۔۔۔ صہ ۴۱

لطیفے ۔۔۔ صہ ۴۳

اور

اشتہارات

چندہ سالانہ بارہ روپے، قیمت فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

پبلشر: محمد شفیق قیصر ۔ پرنٹر: سید عبد الحیٔ ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان دار البرکات ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔

(النساء : ۳۷)

ترجمہ :۔ والدین کے ساتھ (بہت) اِحسان کے ساتھ پیش آیا کرو۔

قَالَ الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ اُمُّکَ... ... ثُمَّ اَبَاکَ۔

(بخاری)

ترجمہ :۔ "اس سوال پر کہ لوگوں میں سے حُسنِ سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تیری والدہ ..... اور اس کے بعد تیرا باپ حُسنِ سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔"

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا

"پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی یہ ہے کہ والدہ کی عزّت کرے ..... مَیں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا مُنہ نہ دیکھیں گے پس پُوری نیک نیّتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خُدا اور رسُولؐ کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی اخلاق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نصیر احمد قمر

اسلام سے قبل عربوں میں رواج تھا کہ وہ کسی کام کو شروع کرتے وقت اپنے بتوں - بادشاہوں یا سرداروں کا نام لیتے اور بسم اللّات یا بسم العزّیٰ (یعنی لات کے نام کے ساتھ، یا عزّیٰ کے نام کے ساتھ) وغیرہ کلمات کہتے - لات اور عزّیٰ عربوں کے دو مشہور بتوں کے نام تھے اور ان کے نام لینے سے ان کا مقصد یہ ہوتا کہ وہ کسی کام کو ان کی مدد سے کر رہے ہیں ـــــ لیکن اسلام نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا اور بتلایا کہ یہ بُت وغیرہ نہ تو تمہیں نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان - انہیں کچھ قدرت اور اختیار حاصل نہیں بلکہ وہ خود مخلوق ہیں اور تمہاری طرح دوسروں کے محتاج ہیں - اس لئے تم ان سے مدد مانگتے ہوئے، ان کے نام پر کسی کام کی ابتدا مت کیا کرو - بلکہ تمہیں چاہیئے کہ صبح و شام، ہر دم، ہر آن اپنے پیدا کرنے والے رب کا نام لو جس نے تمہاری پیدائش سے بھی پہلے تمہاری ضرورت کی تمام چیزیں پیدا کیں - اور تمہیں یہ طاقت بخشی کہ تم اس کی پیدا کردہ چیزوں سے فائدہ اُٹھاسکو - جو ہر کام کرنے پر کامل قدرت رکھتا ہے - جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا - جو تمہاری پکار کو سُننے والا اور تمہاری حاجات کو پورا کرنیوالا ہے - اس لئے تمہیں چاہیئے کہ تم ہمیشہ اسی کا نام لو - اسی کی طرف جھکو - اسی سے اپنی مشکلات میں اور اپنی حاجات کو پورا کرنے کے لئے مدد طلب کرو - جس کے تم پر اتنے عظیم اور اس کثرت سے احسانات ہیں کہ تم ان کا شمار بھی نہیں کر سکتے -

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام قرآن مجید میں فرمایا:-

"وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا -"

تو صبح و شام اپنے رب کا نام لیا کر -

وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا -

اور تو اپنے رب کا نام لے اور پورے طور پر اسی کی طرف جھک -

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ۔

یعنی جب تم قربانی کے اُونٹ ذبح کرنے لگو تو انہیں صف میں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو۔

پھر فرمایا:۔

كُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

تم وہی شے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو جو شے کسی بُت کے نام پر۔ کسی پیر فقیر کے نام پر ہو اسے مت کھاؤ۔

چنانچہ اس نے ہمیں فرمایا کہ:۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔

یعنی مردار اور خون اور خنزیر (سؤر) کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ تمہارے لئے حرام ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ اب اسلامی تعلیم سے ناآشنا لوگ اس امر کا خیال نہیں رکھتے اور وہ مختلف کام کرتے وقت خُدا کا نام لینے کی بجائے مختلف بزرگوں اور اولیاءِ کرام کے نام لیکر ان سے مدد مانگتے ہیں۔ یا خُدا تعالیٰ کا نام لینے کے ساتھ ساتھ ان بزرگوں کے بھی نام لیتے ہیں اور یوں انہیں خُدا تعالیٰ کی صفات میں شریک ٹھہرا کر شرک جیسے عظیم گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ حالانکہ اسلام نے اللہ تعالیٰ ہی کا نام لینے کی کہیں بھی اجازت نہیں دی بلکہ ایسی حرکتوں سے منع فرمایا ہے۔ خود ان بزرگوں اور اولیاءِ کرام نے بھی جو خُدا تعالیٰ کے بہت ہی نیک اور راستباز بندے اور اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والے تھے، اس قسم کی باتیں کہنے یا ان کا نام لے کر ان سے مدد مانگنے کا کہیں حکم نہیں دیا۔ اور وہ ایسا حکم کیونکر دے سکتے تھے جبکہ وہ خود مخلوق تھے۔ اور خُدا تعالیٰ کے محتاج اور اسی سے اپنی حاجات کے پُورا کرنے کی دُعا کیا کرتے تھے۔ یہ تو بعد میں بعض لوگوں نے اس قسم کی بدعتیں اختیار کر لیں۔ اسی طرح بعض لوگ چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ فلاں بزرگ کے نام پر ہے۔ یہ فلاں پیر کے نام پر ہے۔...... حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے واضح طور پر منع فرمایا ہے۔ اور ہر ایسے کھانے کو مُردار اور خون اور سؤر کے گوشت کی طرح حرام قرار دیا ہے جیسا کہ اس سے قبل قرآن مجید کی آیت کا بیان گزر چکا ہے۔

اس لئے ہر سچے احمدی مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اس قسم کے کھانے کھانے سے اور اس قسم کے چڑھاووں میں شرکت کرنے سے بچے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ہمارے پیارے آقا، سردارِ دوجہاں، خاتم الانبیاء رحمۃٌ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہر کام کو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ یعنی "بسم اللہ" پڑھ کر شروع کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپؐ نے فرمایا:-

"ہر وہ کام جس میں انسان کی نیت اور ارادہ کا دخل ہو اور اسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر شروع نہ کیا جائے وہ کاٹا ہوا ہے"

یعنی اس کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کام پر کوئی ثواب نہ ہوگا۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی برکت نہ ہوگی۔

یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے صحابہؓ کو اور اپنے ماننے والوں کو مختلف مواقع پر خاص طور پر بسم اللہ کہنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت عمرؓ بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جب آپ چھوٹے تھے رسول اللہؐ کے پاس گئے۔ اس وقت حضورؐ کے سامنے کھانا پڑا ہوا تھا۔ حضورؐ نے ان سے فرمایا:-

"اے میرے بچے! کھانے کے قریب ہو جاؤ۔ بسم اللہ کہو اور اپنے داہنے ہاتھ اور اپنے سامنے سے کھاؤ"

(ترمذی)

اسی طرح آپؐ نے فرمایا:-

"جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے تو اسے چاہیئے کہ "بسم اللہ" کہہ لے۔ لیکن اگر وہ ابتداء میں کہنا بھول جائے تو یوں کہہ لے بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ اَوَّلِهٖ وَ اٰخِرِهٖ" (ترمذی)

(یعنی اللہ کے نام کے ساتھ۔ اس کی ابتداء میں بھی اور آخر میں بھی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما۔ اسے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کیا اور فرمایا:-

کُلْ بِسْمِ اللّٰهِ وَثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْهِ۔

تو اللہ کا نام لے کر اور اللہ تعالیٰ ہی پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے کھا"

(ترمذی)

ایک دفعہ آپؐ نے کچھ لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:-

"تم سب اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لیا کرو۔ تمہارے لئے اس میں برکت رکھ دی جائے گی"

(ابوداؤد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک بدو آیا اور کھانے کو دو ہی لقموں میں کھا گیا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ "بسم اللہ" کہہ لیتا تو کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے تو چاہیئے کہ "بسم اللہ" کہہ لے اور اگر شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر یوں کہہ لے۔ بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَآخِرِہٖ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتلایا کہ جو شخص بغیر "بسم اللہ" پڑھنے کے کھانا کھاتا ہے۔ شیطان بھی اس کے ساتھ کھانے میں شریک ہوتا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضورؐ کسی جگہ تشریف فرما تھے۔ اور ایک شخص بغیر "بسم اللہ" پڑھنے کے کھانا کھا رہا تھا۔ حتیٰ کہ اس کے کھانے سے ایک لقمہ باقی رہ گیا تھا۔ جب وہ شخص وہ آخری لقمہ اپنے منہ میں ڈالنے لگا تو اسے یاد آیا کہ ابتداء میں اس نے "بسم اللہ" نہیں پڑھی تھی۔ چنانچہ اس نے کہا بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَآخِرِہٖ۔ اس پر حضورؐ مسکرا دیئے اور فرمایا۔ اب تک شیطان اس کے ساتھ کھانے میں شامل رہا لیکن جب اس نے اللہ کا نام لیا تو شیطان نے جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اُسے قے کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد تھے۔ روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا:۔

"تم اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں (پانی) مت پیو۔ بلکہ دو تین سانسوں میں پیو۔

وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ
وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ

اور جب تم پیو تو اللہ کا نام لو یعنی "بسم اللہ" کہو اور جب پی چکو اور فارغ ہو تو الحمد للہ کہو۔ (ترمذی)

اسی طرح حضورؐ نے فرمایا۔ کہ جو شخص "بسم اللہ" پڑھ کر وضوء نہیں کرتا اس کا کوئی وضوء نہیں۔ حضورؐ کا یہ طریق تھا کہ آپ گھر سے باہر جاتے وقت جو دُعا فرمایا کرتے اس میں سب سے اوّل اللہ کا نام لیتے اور فرماتے اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے میں گھر سے باہر جاتا اور سفر پر نکلتا ہوں۔

غرضیکہ ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر نیک کام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کیا کریں۔ کچھ کھائیں تو "بسم اللہ" پڑھ کر۔ پیئیں تو بسم اللہ پڑھ کر۔ پڑھائی شروع کریں تو بسم اللہ کہہ کر۔ لکھیں تو اس کی ابتدا بسم اللہ سے ہو۔ بعض لوگ "بسم اللہ" لکھنے کے بجائے ۷۸۶ (جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ابجدی لحاظ سے عددی مجموعہ بنتا ہے) وغیرہ لکھتے ہیں۔ حالانکہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ ہم بسم اللہ پڑھیں اور لکھیں۔ چنانچہ حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ کَتَبَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ مُجَوَّدَۃً تَعْظِیْمًا
لِلّٰہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ۔

(درّ منثور)

جس نے خدا تعالیٰ کی تعظیم کی خاطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو عمدہ طور پر اچھا کر کے لکھا اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔

اسی طرح روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مِفْتَاحُ کُلِّ کِتَابٍ ۔
ہر تحریر کی چابی، ہر تحریر کی ابتداء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے ۔

اس جگہ امام زماں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے فرزند حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق اس روایت کا بیان بہت مناسب ہوگا جو "حیاتِ بشیر" کے صفحہ ۲۷۵-۲۷۶ پر مکرم سید مختار احمد صاحب ہاشمی ہیڈ کلرک نظارت خدمت درویشاں نے بیان کی ہے ۔ آپ فرماتے ہیں کہ :۔

"ایک مرتبہ میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر دفتر کی ڈاک لیکر حاضر ہوا ۔ آپ نے کام کے اختتام پر فرمایا کہ میرے قلم کا نب خراب ہوگیا ہے ۔ آپ مجھے بازار سے کوئی اچھا سا قلم خرید کر لادیں ۔ چنانچہ میں بازار گیا ۔ بازار سے دو تین نمونے لے کر حاضر ہوا ۔ آپ نے ایک کاغذ پر باری باری ہر قلم سے کچھ لکھا اور بالآخر ایک قلم پسند فرمالیا ۔ آپ نے مجھے اس قلم کی لکھائی بھی دکھائی ۔ جب میں نے کاغذ دیکھا تو اس پر کئی مرتبہ "بسم اللہ" لکھی ہوئی تھی ۔ آپ نے فرمایا جب کبھی بھی نیا قلم خریدکیا ہے تو اس سے ہمیشہ پہلے "بسم اللہ" ہی لکھی ہے ۔ جب قلم کا خط اور روانی دیکھنے کے لئے کچھ لکھنا ہی ہے تو بجائے کچھ اور لکھنے کے یا یوں ہی لکیریں ڈالنے کے کیا یہ بہتر نہیں کہ اسے اللہ کے نام سے شروع کیا جائے ۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یُوں تو ایک چھوٹا سا جملہ ہے ۔ لیکن اپنے معانی اور مطالب کے لحاظ سے اسقدر وسعت رکھتا ہے گویا وہ ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے ۔ یا ایک نہایت ہی عظیم الشان، دائمی طور پر پُر بہار گلستان ہے ۔ جس میں قسما قسم کے شیریں اور لذیذ پھلوں سے لدے ہوئے سرسبز و شاداب درخت اور دلکش رنگوں والے طرح طرح کے پھول کھلے ہوئے ہیں ۔ جن سے آنکھوں کو فرحت اور تازگی حاصل ہوتی ہے اور ان کی بھینی بھینی، پیاری خوشبو سے دل جھومتا اور روح رقص کرتی ہے ۔ آئیے آپ بھی اس کا ایک نظارہ کیجئے ۔

اس کا سب سے پہلا حرف "ب" ہے ۔ جس کے معنے "ساتھ" کے ہیں ۔ پھر "اسم" کا لفظ ہے ۔ اس کے معنے ہیں "نام" ۔ اس کے بعد "اللہ" کا لفظ ہے ۔ یعنی وہ ذات بزرگ و برتر جو تمام خوبیوں، تمام صفات، تمام کمالات سے متصف اور ان کی جامع ہے ۔ جو ہر نیکی، ہر خیر کا منبع اور سرچشمہ ہے ۔ اور جو ہر قسم کے عیوب اور نقائص اور خامیوں اور برائیوں سے پاک ہے

اس کے بعد "الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" ۔ اسی اللہ تبارک و تعالیٰ کی دو صفات بیان ہیں ۔ یہ دونوں صفات گویا اس کی تمام صفاتِ عظیمہ کا پورا پورا خلاصہ ہیں ۔

اَلرَّحْمٰن کا مطلب ہے بن مانگے دینے والا بغیر کسی کے مطالبہ کے، بغیر کسی کی کوشش کے، کسی قسم کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجرت لئے بغیر، بلا معاوضہ محض اپنی رحمانیت کے طفیل، کائنات کی ہر چیز پر بغیر کسی قسم کی تخصیص کے ہر خاص و عام پر بے حد و حساب بے انتہا رحم کرنے والا۔

یہ پھیلی ہوئی زمین اور اس پر بلند و بالا پہاڑ یہ اُٹھا ہوا آسمان اور اس میں روشن سورج، چاند، ستارے۔ یہ بہتے ہوئے چشمے اور دریا۔ یہ ہوا، یہ فضا۔ یہ قسما قسم کے چرند پرند۔ غرضیکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے انتہائی رحم و کرم سے، بغیر کسی کے مطالبے کے اور بلا معاوضہ، بلا اجرت پیدا کر دیا ہے۔ پھر اس نے انسانی ضرورت کی تمام اشیاء پیدا کر کے اُسے ان اشیاء سے فائدہ اُٹھانے کی قوتیں اور طاقتیں اور صلاحیتیں اور استعدادیں بھی بخشیں۔ ورنہ اگر وہ ہمیں یہ مختلف طاقتیں نہ بخشتا تو ہم کچھ بھی نہ کر سکتے۔ اگر وہ ہمیں گونگا بنا دیتا تو ہم بول نہ سکتے۔ یہ اس کا بے انتہا فضل ہے کہ اس نے ہمیں بولنے کو زبان دی۔ اگر اندھا بنا دیتا تو ہم دیکھ نہ سکتے۔ یہ اس کا کرم ہے کہ اس نے ہمیں دیکھنے کو آنکھیں عطا کیں۔ اگر ہمیں عقل سے محروم رکھتا تو ہم پاگل ہو جاتے یہ اس کی عنایت ہے کہ ہمیں عقل ایسی دولت سے نوازا ہے۔ اگر ہمارے ہاتھ پاؤں بے کار ہو جائیں تو ہماری زندگی اجیرن ہو جائے۔ اگر ہم اپنے اردگرد کے ماحول میں نظر دوڑائیں تو ہمیں کئی ایسی مثالیں نظر آ جاتی ہیں کہ کس طرح مختلف لوگ مختلف طاقتوں سے محروم ہوتے ہیں۔ اور دراصل اللہ تعالیٰ نے ایسی مثالیں اسی لئے دنیا میں رکھی ہیں تا انسان کو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی قدر کا احساس ہو جائے اور وہ ان کا صحیح استعمال کرتے ہوئے اس کا شکر بجا لائے۔

الغرض جو بھی قوتیں اور طاقتیں اور صلاحیتیں اور استعدادیں ہمیں حاصل ہیں وہ محض اسی کی رحمانیت کے طفیل اور اس کے بے انتہا فضل و کرم کا نتیجہ ہیں۔ ہمارے کسی مطالبہ، ہماری کسی کوشش یا ہمارے کسی حق کا عمل دخل نہیں اور اگر اس کا فضل ہمارے شامل حال نہ رہے تو کسی بھی وقت ہماری کوئی قوت یا ہماری تمام طاقتیں زائل یا ختم ہو سکتی ہیں۔ ہمیں جو کچھ بھی حاصل ہے یہ سب کچھ اُسی کی عطا ہے ہم گھر سے تو کچھ نہیں لائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ ع

گھر سے تو کچھ نہ لائے سب کچھ تیری عطا ہے

اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم ہمیشہ اسی خدائے رحمان کا شکر بجا لاتے رہیں جس کے احسانات ایک موسلا دھار بارش کے قطروں کی طرح ہر آن ہم پر نازل ہو رہے ہیں۔ ایک ہوا ہی کو لے لو۔ اگر خدا تعالیٰ ہوا پیدا نہ فرماتا تو کوئی چیز زندہ نہ رہ سکتی۔ اس نے ہمارے لئے ہوا پیدا فرمائی اور ہمیں یہ طاقت بخشی کہ ہم اس میں سانس لیں۔ چنانچہ ہم ناک کے ذریعہ سانس لے کر ہوا کو اندر کھینچتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ طاقت بھی بخشی کہ ہم اس ہوا سے آکسیجن حاصل کرنے کے بعد باقی ماندہ ہوا کو منہ کے ذریعہ باہر نکال دیں۔ اب اگر کسی انسان کو سانس کی تکلیف ہو جائے اور وہ سانس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ لے سکے یا وہ سانس تو لے مگر ہوا اس کے اندر سے باہر نہ آ سکے تو انسانی زندگی کا پل بھر میں خاتمہ ہو جائے۔ گویا ہر سانس پر خدا تعالیٰ کے بے شمار احسانات ہم پر نازل ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح اگر ہم غور کریں تو معلوم ہو گا کہ ہر لمحہ اس کے کروڑوں اربوں احسانات ہم پر ہو رہے ہیں جن کا شمار ناممکن ہے۔ جیسا کہ خود خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ "اگر تم اللہ کی نعماء کو شمار کرنا چاہو تو اسے گن نہیں سکتے"۔

پھر اسی نے صرف جسمانی لحاظ سے ہی نہیں بلکہ روحانی طور پر بھی انسان پر اَن گنت احسانات فرمائے اور اس کی فلاح و بہبود اور اس کی ترقی و نجات کے لئے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا اور آسمانی کتابوں کے نزول کے ذریعہ انہیں رشد و ہدایت عطا فرمائی۔ یہ تمام انعامات و احسانات۔ افضال و اکرام خدا تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت ہی کے کرشمے ہیں۔

پھر اسی نے بتلایا ہے کہ وہ اَلرَّحِیۡم بھی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر انسان کی سچی اور حقیقی محنت کو رائیگاں ہونے سے بچانے والا اور شرف قبولیت بخشنے والا ہے۔ وہ نہ صرف یہ کہ انسان کی کوشش، اس کی جدوجہد، اس کے عمل، اور اس کی محنت اور سعی کو ضائع ہونے سے بچاتا اور اسے قبول کرتا ہے بلکہ اس میں برکت ڈالتا اور اس کی کوشش سے کہیں بڑھ کر اس کے نتائج ظاہر فرماتا ہے —— مثال کے طور پر کسان ہی کو دیکھ لیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین، پانی، ہوا، دھوپ وغیرہ اس کی ضرورت کی تمام چیزیں اپنی رحمانیت سے اس کے لئے مہیا فرمائیں اور اسے ایسی قوتیں اور طاقتیں بخشیں جن سے کام لے کر وہ زمین میں ہل چلاتا، اسے ہموار کرتا، اور اس میں فصل کاشت کرتا ہے پھر وہ پوری محنت اور کوشش سے ہر لحاظ سے اس فصل کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ لیکن اس ساری محنت کے باوجود وہ یہ طاقت اور اختیار نہیں رکھتا کہ خود اپنی مرضی سے فصل اگائے بلکہ سب کچھ کرنے کے باوجود اس کی نظر آسمان پر ہی ہوتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا اور اس سے امید رکھتا ہے کہ وہ رحیم خدا اس کی کوشش قبول فرمائے گا۔ اور اس کی محنت رنگ لائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی رحیمیت کے طفیل اس کی کوشش کو قبول فرماتا ہے اور اپنے خاص رحم سے اس کی محنت میں برکت ڈالتے ہوئے ایک دانہ سے کئی دانے پیدا کر دیتا ہے۔ ایک گٹھلی سے ایک تناور سرسبز و شاداب درخت بن جاتا ہے یہ سب کام اس کی صفت رحیمیت کے فیض کا نتیجہ ہیں۔ وہی ہے جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو سننے والا اور ان کی مصیبت کے وقت میں مدد کرنے والا ہے۔

خلاصہ یہ کہ ہمارا اللہ جو تمام نیکیوں کا سرچشمہ اور ہر قسم کے نقائص سے دور ہے۔ بڑا ہی مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ وہی ہمیں ہر کام کے کرنے کی طاقت بخشنے والا ہے اور وہی ہے جو ہمارے عمل کو قبول کرنے والا اور اس کے بہترین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتائج پیدا کرنے والا ہے ۔ دیکھا آپ نے کتنا عظیم اور کس قدر اعلیٰ وارفع شان کا مالک ہے ہمارا رحمٰن اور رحیم اللہ! اور وہ ہم پر کس قدر مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے ۔ ! ــــ جبھی تو ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم ہر کام کی ابتداء "بسم اللہ" سے کیا کرو ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے ، اُسی کی دی ہوئی توفیق سے ، اُسی کی عطا کردہ قوتوں اور اُسی کے مہیا کردہ سامانوں سے کام لے کر، اُسی کے نام کے ساتھ میں اس کام کی ابتداء کرتا ہوں ۔ مَیں یہ کام اپنے نفس کے لئے نہیں ، زید یا بکر یا عمر کے لئے نہیں ۔ دنیا کی کسی مخلوق کے لئے نہیں بلکہ خالصتہً خدا تعالیٰ کے لئے کر رہا ہوں ۔ اور اس کام کے کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ تا مجھے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل ہو جائے ۔ اور چونکہ میرا وہ اللہ رحیم بھی ہے اس لئے میں اس کی بارگاہ سے یہ اُمید رکھتا ہوں کہ جس طرح اس نے اپنی رحمانیت کے طفیل مجھے اس کام کے کرنے کی طاقت بخشی ہے اسی طرح وہ اپنی رحیمیت کے فیض سے بھی مجھے حصّہ دے گا اور میری اس حقیر محنت اور کوشش کو قبول فرمائے گا ۔ میری کمزوریوں اور کوتاہیوں اور غفلتوں اور سستیوں کی پردہ پوشی فرماتے ہوئے اپنے رحم خاص سے اس ادنیٰ جدوجہد میں بے انتہا برکت ڈالے گا اور اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے گا ۔ اور میں اسی کی رحمانیت اور اور رحیمیت کے فیضانوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کے لئے اسی سے مدد مانگتا اور اس کے حضور بعجز و نیاز درخواست کرتا ہوں کہ وہ میری دستگیری فرمائے ۔

دیکھا آپ نے کس قدر جامع اور مختصر اور لطیف اور حسین ہے یہ دُعا ۔

اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ نیکی کا حکم دیتا ہے اور اس نے ہمیں جو مختلف طاقتیں اور صلاحیتیں عطا کی ہیں اور ہمارے لئے جو مختلف اشیاء پیدا فرمائی ہیں ۔ یہ سب اس لئے ہیں کہ ہم اُس رحمان خدا کی عنایت فرمودہ قوتوں اور استعدادوں اور اس کی پیدا کردہ اشیاء کا صحیح اور جائز اور باموقعہ و با محل استعمال کریں ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف انہی لوگوں کی مدد کرتا ہے جو نیک کام کرتے ہیں اسی لئے وہ ایسی کوشش میں ہی برکت ڈالتا ہے جو نیکی کرنے یا نیکی کو پھیلانے کے لئے کی جاتی ہے ۔

پس بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے والے شخص سے یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ کبھی بُرا کام نہیں کرے گا کیونکہ اُسے معلوم ہے کہ ایسا کرنے سے وہ خدا تعالیٰ کی مدد و نصرت اور اس کی تائید اور حمایت اور اس کی رحمت اور برکت سے محروم ہو جاؤں گا ۔

گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما کر کہ ہر کام کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھا کرو ۔ ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ :۔

(۱) ہمیشہ ایک واحد و یگانہ خدا کو پیش نظر رکھو جس کی رحمت ہر شے پر محیط ہے ۔

(۲) ہمیشہ اُسی کے آگے جھکو، اُسی پر توکل کرو اور اسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے اپنے تمام امور میں مدد طلب کرو۔

(۳) خدا تعالیٰ کی عنایت کردہ قوتوں کا صحیح، جائز، باموقعہ اور بامحل استعمال کرو۔

(۴) جو کوشش کرے گا وہ پائے گا۔ جو کھٹکھٹائے گا اس کے لئے کھولا جائے گا۔ اس لئے تم ہمیشہ نیک کام کرو۔ اور نیکی کی اشاعت میں مصروف رہو۔ خدا تعالیٰ خود تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہاری کوششوں کے اچھے نتائج نکالے گا۔

(۵) تمہیں چاہیئے کہ ہمیشہ نیک اعمال بجا لاؤ۔ خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرو۔ اور بُری راہوں اور بُری باتوں کو اختیار کرنے سے بچتے رہو۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" یوں تو صرف ۱۹ حروف پر مشتمل ایک چھوٹا سا جملہ ہے۔ لیکن یہ بہت ہی عظمت اور شان رکھتا ہے۔ اس کی عظمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری الہامی کتاب، کامل شریعت قرآن مجید میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کا جملہ ۱۱۴ مرتبہ بیان فرمایا ہے (سوائے سورۃ توبہ کے باقی تمام سورتوں کی ابتداء میں اور سورۃ نحل میں دو مرتبہ)۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تَبَارَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام تیرے جلال اور عزت والے رب کا نام بہت ہی برکت والا ہے۔ چنانچہ اسی لئے احادیث میں بھی "بسم اللہ" کی بہت فضیلت بیان ہے اور امت کے بزرگوں نے بھی اس کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے مجھے دو ایسے ناموں کے ساتھ پکارا ہے جو ایک دوسرے کے رفیق اور ساتھی ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ نرم ہے۔ پس الرحیم کا لفظ رحمان سے زیادہ نرم ہے۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے کے رفیق اور ساتھی ہیں۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا۔ "جس نے "بسم اللہ" پڑھی۔ اس کے لئے ہر حرف کے بدلہ میں چار ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی چار ہزار برائیاں مٹائی جائیں گی اور اس کے چار ہزار درجات بلند کئے جائیں گے"۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک کاغذ زمین پر گرا ہوا دیکھا۔ آپؐ نے اپنے خادم سے دریافت فرمایا کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے؟ تو اس نے جواب دیا۔ کہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" تو آپؐ نے فرمایا۔ جس شخص نے ایسا کیا ہے اس پر خدا کی لعنت ہو۔ "بسم اللہ" کو اس کی جگہ پر رکھو۔ یعنی "بسم اللہ" لکھ کر کاغذ کو نیچے نہیں پھینکنا چاہیئے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جس نے زمین سے کوئی کاغذ جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہو اس کی تعظیم کی خاطر اٹھا لیا کہ کہیں وہ پیروں نیچے نہ روندا جائے تو ایسا شخص خدا تعالیٰ کے ہاں صدیقوں میں شمار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا جائے گا اور اگر اس کے والدین کافر تھے تو ان سے عذاب میں کمی کر دی جائے گی۔"

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو عمدہ اور خوبصورت کر کے لکھا۔ اسے بخش دیا جائے گا۔"

"حضرت ابن مسعود رضؓ بیان فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کے ۱۹ داروغوں سے نجات دے۔ اسے چاہیئے کہ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر حرف کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دے۔"

حضرت جابر بن عبد اللہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوئی تو بادل مشرق کی طرف بھاگ گئے اور ہوا تھم گئی اور سمندر موجیں مارنے لگا۔ اور چوپایوں نے توجہ سے سننے کے لئے کان دھرے اور آسمان سے شیطان کو پتھر مارے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت اور جلال کی قسم کھا کر کہا کہ جس چیز پہ بھی اس کا نام لیا جائے گا۔ اس میں برکت رکھ دی جائے گی۔

حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ "جب استاد یا معلم بچے کو کہتا ہے کہ تو "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کہہ تو اس استاد کے لئے اور اس بچے اور اس کے والدین کے لئے دوزخ کی آگ سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔"

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جب تجھے کوئی مصیبت یا تکلیف کا سامنا ہو تو کہا کر:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمان و رحیم ہے۔ کوئی زور اور طاقت نہیں مگر وہ اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے جو سب سے بالا اور سب سے بڑا ہے اور اسی کی توفیق اور طاقت سے یہ مصیبت دُور ہو سکتی ہے۔

پس آئیے ہم سب یہ عہد کریں کہ ہم آئندہ سے اپنے تمام کام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ شروع کیا کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ؛

تحریر

- تحریر عقل کا عقال ہے۔ (افلاطون)
- تحریر اگرچہ مادی آلہ سے معرض ظہور میں آتی ہے۔ لیکن درحقیقت وہ روحانی ہندسہ ہے (اقلیدس)
- تحریر گلستان علوم ہے۔ (نظام)
- تحریر اگرچہ حواس بدنی سے ظہور پذیر ہوتی ہے۔ لیکن اس کی جڑ روح میں پیوست ہے۔

مرسلہ
رشیقہ قمر۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا معصوم بچپن اور پاکیزہ جوانی

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ، حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی مبارک اور مبشر اولاد میں سے تھے جو الٰہی بشارتوں کے مطابق ۲۰ راپریل ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئے اور یکم ستمبر ۱۹۶۳ء کو وفات پائی۔

اللہ تعالیٰ چونکہ آپ سے اسلام و احمدیت کے انوار کی اشاعت کا عظیم الشان کام لینا چاہتا تھا۔ اس لئے آپ کو بچپن ہی سے اللہ تعالیٰ اس کے نبی کریم اور اسلامی تاریخ سے بہت محبت تھی۔ جس کا ثبوت وہ نظم بھی ہے جو آپ نے ۱۹۱۰ء میں زمانہ طالب علمی کے دوران ہی جبکہ آپ احمد تخلص کرتے تھے۔ اس پیاری نظم کے چند شعر یہ تھے ؎

یادِ خدا میں تجھ کو ملے لذت و سرور
بس تیری زندگی کا اسی پہ مدار ہو
طالب نگاہِ لطف کا ہوں مدتوں سے میں
مجھ پہ بھی اک نظر مرے پروردگار ہو
احمد کی یہ دعا ہے کہ روز جزا نصیب
تجھ کو نبی کریم کا قرب و جوار ہو

حضرت صاحبزادہ صاحب کو حق تعالیٰ کی طرف سے اسلامی تاریخ سے فطرتی اور قدرتی تعلق اور لگاؤ عطا ہوا تھا۔ مگر جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے۔ ع

پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانوں سے

اس پاکیزہ ذوق اور جذبہ کے اجاگر کرنے کا پہلا محرک اور موجب انگریزی کی ایک کتاب ہوئی۔ جیسا کہ آپ خود تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

"مجھے خوب یاد ہے کہ جب یہ خاکسار سکول کی نہم اور دہم جماعت میں تعلیم پاتا تھا تو اس وقت ہمیں ایک انگریزی کی کتاب "گولڈن ڈیڈز" پڑھائی جاتی تھی۔ جس میں بعض مغربی بچوں اور نوجوانوں کے سنہری کارناموں کا ذکر درج تھا۔ مجھے اس کتاب کو پڑھ کر یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ایک کتاب اردو میں مسلمان نوجوانوں کے کارناموں کے متعلق لکھی جائے جس میں مسلمان بچوں کے ایسے کارنامے درج کئے جائیں جو مسلمان نونہالوں کی تربیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے علاوہ دوسری قوموں کے لئے بھی ایک عمدہ سبق ہوگی۔ یہ خواہش طالب علمی کے زمانہ سے میرے دل میں قائم ہو چکی تھی۔ اسکے بعد جب میں نے اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا تو یہ خواہش اور بھی ترقی کر گئی کیونکہ میں نے دیکھا کہ جو کارنامے مسلمان نوجوانوں کے ہاتھ پر ظاہر ہو چکے ہیں وہ ایسے شاندار اور روح پرور ہیں کہ ان کے مقابلہ پر مسیحی نوجوانوں کے کارناموں کی کچھ بھی حیثیت نہیں۔"

("مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" مؤلفہ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر۔ تعارف از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے صفحہ ۱-۲)

یہ تو آپ کی سکول کی زندگی کا اہم پہلو ہے جہانتک کالج کے زمانہ کا تعلق ہے وہ اپنی نظیر آپ تھا۔ چنانچہ حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب سابق صدر عالمی اسمبلی کی چشم دید شہادت ہے کہ:۔

"حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی پاکیزہ زندگی سن شعور سے لے کر دم واپسین تک ہمارے لئے ایک نمونہ اور مشعل راہ رہی۔ جب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرکولیشن کی سند حاصل کرنے کے بعد آپ گورنمنٹ کالج میں تعلیم جاری رکھنے کے لئے لاہور تشریف لائے تو خاکسار بھی گورنمنٹ کالج میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ ان ایّام میں بعض پہلوؤں سے سلسلے کی مخالفت اور جماعت کے ساتھ عناد شدت کا رنگ لئے ہوئے تھے۔ لیکن حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کا نیک کردار آپ کا حسن سلوک اعلیٰ خلق اور وقار وہ درجہ رکھتے تھے کہ نہ صرف طلباء بلکہ اساتذہ بھی آپ کے ساتھ تلطف کیساتھ پیش آتے تھے۔ اور آپ کا احترام کرتے تھے۔ پروفیسروں میں سے مسٹر جی۔اے وادن تو خاص طور پر آپ کے مداح تھے۔

کالج کے زمانے میں صاحبزادہ صاحبؓ نہ صرف جماعت میں حاضری کی پابندی کرتے تھے۔ اور مطالعہ میں توجہ سے مصروفیت رکھتے تھے، بلکہ کالج کے دیگر جائز مشاغل میں بھی مناسب حصہ لیتے تھے۔ خاکسار کو یاد پڑتا ہے کہ کھیل تفریح میں سے فٹ بال میں آپ شریک ہوا کرتے تھے۔

موجودہ صورت سے تو خاکسار واقف نہیں لیکن اس زمانے میں کالج کے ابتدائی سالوں میں ہوسٹل میں رہنے والے طلباء کو سات دیگر طلباء کے ساتھ ایک کمرے میں رہنا ہوتا تھا۔ صاحبزادہ صاحبؓ بھی چونکہ ہوسٹل میں قیام پذیر تھے، اس لئے انہیں بھی یہی صورت درپیش تھی۔ جسمیں انہیں خلاف معمول دقتوں اور پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ کھانے کا انتظام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی اُن دنوں ہوسٹل میں کوئی ایسا تسلّی بخش نہیں تھا۔ دو وقت سالن اور چپاتی پر گذران تھی، لیکن صاحبزادہ صاحب رضؓ نے اپنا وقت کالج اور ہوسٹل میں نہایت بشاشت اور خندہ پیشانی سے گزارا۔ نہ ماتھے پر شکن آیا نہ زبان پر حرفِ شکایت۔ حضرت امّ المؤمنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا اوسطاً ہر مہینے آپ کے لئے خشک میوہ ایک کنستر بھر کر ارسال فرما دیا کرتی تھیں۔ لیکن حضرت صاحبزادہ صاحب رضؓ اپنے سب دوستوں کو اسمیں شریک فرما لیا کرتے تھے، خاکسار کا اندازہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کا حصّہ اس تبرک میں صاحبزادہ صاحب رضؓ کے حصّے سے کہیں بڑھ کر ہوا کرتا تھا۔

غرض کالج کے تمام زمانے میں اگرچہ صاحبزادہ صاحب رضؓ کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہوا۔ لیکن آپ نے اپنے لئے کسی خصوصیت یا امتیاز کی نہ خواہش کی نہ اُسے پسند فرمایا۔ قناعت، فروتنی علم اور مسکنت کو شعار رکھا اور یہ صفات عمر بھر آپ کا امتیاز رہیں۔"

(حیاتِ بشیر" مؤلفہ محترم شیخ عبد القادر صاحب (سابق سوداگر مل) مبلغ سلسلہ کا "پیش لفظ" تحریر فرمودہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب۔ صہ)

پیارے احمدی بچو اور حضرت مہدی موعود ؑ کے نونہالو! یقین رکھو دنیا کا شاندار مستقبل آپ ہی سے وابستہ ہے۔ اپنی زندگی کے ان قیمتی لمحات کی بہت قدر کرو اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے رنگ میں رنگین ہو کر باغِ احمدیت کے خوشنما پھول بن جاؤ اور اپنی نیکی و پارسائی اور اخوت و ایثار اور علم و معرفت کی خوشبو سے سب جہان کو معطر کر دو تا پوری دنیا اسلام میں داخل ہو کر جلد از جلد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آجائے۔

معلومات

جرمنی کے شہزادہ بسمارک نے تین سکولوں سے تعلیم حاصل کی۔ تین ملکوں میں سفیر رہا۔ تین بادشاہوں کے دربار سے منسلک رہا۔ تین معاہدے کئے۔ سہ فریقی اتحاد قائم کیا۔ اس کے تین نام تھے (بسمارک، شوئن ہاؤزن اور لاؤنبرگ)، تین خطاب (کاؤنٹ، ڈیوک اور پرنس)، اس پر تین قاتلانہ حملے ہوئے۔ تین مرتبہ مختلف عہدوں سے مستعفی ہوا۔ تین بچوں کا باپ تھا۔ (مرسلہ:- ارفاق احمد طاہر۔ منڈی بہاؤالدین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲

میری زندگی کے دلچسپ واقعات

(مکرم مولوی محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ)

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء بروز ہفتہ تین بجے سہ پہر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ خلیفۃ المسیح الثانی کا انتخاب ہوا۔ آپ کے دورِ خلافت میں منارۃ المسیح کی تکمیل ہوئی۔ پھر اور بہت سی دوسری عمارتیں بنیں۔ ہر شعبہ کی نظارتیں قائم ہوئیں۔ آپ کے دورِ خلافت میں ہی بیرونی ممالک میں بہت سے احمدیہ مشن قائم ہوئے۔ اور مرکز سے مبلغین کرام بھیجے گئے۔ غیر ممالک میں سکول و کالج اور مساجد بنوائی گئیں۔ ہر طرف اسلام کا چرچا ہوا اور اسلامی تعلیم کی اشاعت بخوبی جاری ہوگئی۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ اَجْرَہٗ۔

۱۹۱۶ء میں ہمارا آپس میں بٹالہ کی زمین متصل ذیل گھر بیرونی منڈی پر مقدمہ ہوگیا جو فریقین کے لئے سوائے نقصان کے اور کچھ نہ تھا۔ ۱۹۱۸ء میں اس کا فیصلہ ہوا۔ والد صاحب چونکہ بوڑھے تھے اور میں بھی بے کار تھا اس لئے مولوی عبدالرحیم نیرؔ صاحب کی معرفت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے بھرتی ہونے کی اجازت لے کر گورداسپور جاکر بھرتی ہوگیا۔ اس وقت ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم جاری تھی۔ گورداسپور سے راتوں رات مجھے سہارنپور بھیج دیا گیا۔ وہاں مجھے ریلوے ورکشاپ میں ایک ماہ تک مشق کیلئے بھیجتے رہے۔ انہی ایام میں میری مخالفت کا آغاز ہوا۔ میرا سارا دارومدار دعا پر تھا اور سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی سہارا نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ لہٰذا اپنے علم کے مطابق جواب دیتا رہا۔ میری نماز اور قرآن کریم کی پابندی کا میرے قریب میں رہنے والوں پر خاص اثر تھا۔ اگر وہاں میری چار مخالفت کرتے تو دو میرے حق میں ہو جاتے تھے۔ آخر عید الاضحیہ کا دن آگیا بڑی مشکل سے سہارنپور میں مولوی عبدالعزیز صاحب کا مکان تلاش کیا۔ پیر سراج الحق صاحب نعمانی بھی وہیں تشریف فرما تھے۔ قریباً بیس ۲۰ احباب نے سرکاری باغ میں جاکر نماز عید پڑھی اور میں واپس کیمپ آگیا۔ میں اگلے دن پھر ٹیسٹ دینے کے لئے گیا۔ انگریز فورمین نے امتحان لیا اور سیکنڈ گریڈ فرٹ کا سرٹیفکیٹ دیا۔ جب اسے سرکاری دفتر میں داخل کرانے گیا تو کلرک نے رشوت مانگی مگر میرے نہ دینے پر اور فارم سے قادیان کا نام پڑھ کر وہ جل گیا اور اس نے اسی فارم پر فسٹ قلی کر دیا جس کا مجھے بہت افسوس ہوا۔ میں افسر کے پاس گیا اور اسے سارا ماجرا سنا دیا۔ وہ کہنے لگا کہ اب میں کچھ نہیں کر سکتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے اُسے ریل کا پاس طلب کیا اور اُسے دیدیا۔ میرے پاس اس وقت صرف آٹھ آنے تھے میں گاڑی پر سوار ہو کر نصف شب کے قریب امرتسر پہنچا۔ سخت پریشان تھا کہ ایک ماہ گھر سے دُور بھی رہا اور کوئی کام بھی نہ ملا۔ غرضیکہ بہت ڈھونڈا اور رات امرتسر ہی ٹھہرا۔ صبح کو فوٹو کھنچوا کر بھرتی ہو گیا۔ ڈاکٹری رپورٹ لینے کے لئے انہوں نے پانچ روپے طلب کئے۔ لیکن میرے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا بہت پریشان بیٹھا تھا کہ خدا تعالیٰ نے میری مدد اس طرح فرمائی کہ میرے پاس ایک ہندو جو ترن تارن کا رہنے والا تھا اور بہت شریف نوجوان تھا آیا اور مجھ سے پریشانی کی وجہ دریافت کرنے لگا۔ میں نے وجہ بتائی تو اُس نے مجھے پانچ روپے دیتے ہوئے تاکید کی کہ فوراً سرٹیفکیٹ لے لو کہیں دفتر بند نہ ہو جائے۔ میں نے فوراً جا کر سرٹیفکیٹ حاصل کیا اور واپس آ کر اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اب میں کس طرح آپ کے روپے واپس لوٹا سکتا ہوں آپ اپنا پتہ دے جائیں۔ اُس نے کہا آپ کوئی فکر نہ کریں۔ اب یہ لوگ آپ کو لاہور لوکو ورکشاپ میں بھیج دیں گے اور میں بھی وہیں جا رہا ہوں۔ ہم دونوں نے اکٹھے ہی سفر کیا اور صبح ہم کارخانہ پہنچ گئے وہ بے چارہ کارخانہ کے گیٹ پر ہی کھڑا رہا۔ تقریباً چار بجے شام مجھے جنرل فورمین کا سرٹیفکیٹ ملا اور مستری نے پانچ روپے طلب کئے۔ میں دوبارہ گیٹ پر گیا تو وہ نوجوان ابھی وہیں کھڑا تھا میں نے اسے ساری حقیقت بتائی تو اُس نے مزید پانچ روپے مجھے دیدیئے اور اس طرح میں نے سرٹیفکیٹ حاصل کیا اور ساتھ ہی مجھے دفتر سے پچاس روپے الاؤنس بھی ملا اور ساتھ کراچی جانے کے لئے ریلوے پاس مل گیا۔ میں واپس گیٹ پر آیا تو وہ نوجوان بدستور کھڑا تھا۔ اس نے بڑی شفقت سے دریافت کیا کہ میاں صاحب سنائیے آپ کا کام بن گیا ہے۔ میں نے ساری بات اسے سناتے ہوئے سارا الاؤنس اسے دیدیا کہ آپ نے بغیر کسی واقفیت کے تین دن میرا خرچ اُٹھایا اور مجھ پر بہت احسان کیا ہے۔ اس وقت مجھے یہی کچھ ملا تھا اور اب ہم صبح سات بجے کراچی جا رہے ہیں وہاں سے جہاز پر سوار ہو کر بصرہ جائیں گے۔ اُس نے ساری رقم گنی اور واپس میری جیب میں ڈالتے ہوئے کہا کہ میں کوئی پیسہ نہیں لوں گا۔ میرے دل میں آپ سے امرتسر میں ہی قدرتی محبت پیدا ہو گئی تھی۔ سو اب آپ کا کام بن گیا ہے اس کی ہی مجھے بے حد خوشی ہے۔ اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو آپ مجھ سے لے سکتے ہیں۔ کافی دیر تک اس سے باتیں ہوتی رہیں۔ دل ہی دل میں اپنے معبود حقیقی کا بہت شکر گزار تھا کہ اُس نے میری غیب سے مدد فرما کر اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن۔ خ

بیکسوں کے سر پہ یا رب تیرا ہی سایہ ہے

بڑی مشکل سے میں نے اس کے دس روپے واپس کئے اور ماہ ستمبر ۱۹۱۷ء کی صبح کو لاہور سے بھرتی شدہ تمام لوگوں کے ساتھ بذریعہ ٹرین کراچی روانہ ہوا۔ میری غیبی مدد کرنے والا دوست پلیٹ فارم پر ہی کھڑا رہا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب گاڑی چلنے لگی تو سلام کہہ کر چلا گیا اور پھر دوبارہ کبھی نہیں ملا۔

لاہور میں رات کو خواب میں میں نے اُسی قسم کے میدان میں کوارٹر دیکھے جیسے ہمیں کراچی میں ملے۔ کراچی میں خواب میں ویسا ہی جہاز دیکھا جس پر ہم سوار ہوئے۔

جہاز کے سفر کے دوران رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمیں ایسی جگہ لے جایا جا رہا ہے جہاں کھجوروں کے جھنڈ ہیں۔ بعینہٖ ویسا ہی پایا۔

میری ہر جگہ مخالفت ہوتی رہی مگر حق میں بھی وہیں سے لوگ کھڑے ہو جاتے رہے۔ خدا تعالیٰ عاجز کو ہر جگہ غلبہ عطا کرتا رہا۔

شہر عشار اور بصرہ کا تقریباً دو میل کا فاصلہ تھا دریائے دجلہ اور فرات کے کنارہ پر عشار یعنی عشرہ تھا اور اسی کنارہ پر ایک کارخانہ ڈبلیو۔ ٹی کا ڈاکیارڈ تھا۔ اس کے ساتھ ہی کچھ مکان بنے ہوئے تھے۔ غالباً ۱۱/۱۱/۱۹۱۸ کو لڑائی بند ہو گئی تھی اور ۱۵/۱۱/۱۹۱۸ کو ہمیں اس کارخانہ میں کام کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ جب مجھے وہاں رہتے ہوئے تین چار روز گذر گئے تو بعض آدمیوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ نماز پڑھنے مسجد میں کیوں نہیں آتے اور نہیں پڑھتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ میرا چونکہ ان لوگوں سے ابھی پورا تعارف نہیں ہوا تھا نیز حضرت صاحب اور قادیان سے دوری تھی اور وہاں کوئی خونی رشتہ دار بھی نہ تھا۔ لہٰذا طبیعت بہت ہی اداس رہتی تھی اور خاموشی سے زندگی گزر رہی تھی۔ اس کارخانہ میں قریباً دو ہزار آدمی تھے جن میں سے اکثر ہندو، عیسائی اور سکھ تھے۔ صرف نو صد کے قریب مسلمان تھے اور ان میں سے صرف میں اکیلا احمدی مسلمان تھا۔

دوسرے مسلمان لاہور، امرتسر، فیروزپور، جالندھر و گورداسپور وغیرہ کے تھے۔ میں پہلے سے اس کوشش میں لگا رہا کہ کسی اور احمدی کا پتہ چل جائے لیکن کارخانہ میں اور کوئی احمدی نہ تھا۔ اس لئے میں نے ان لوگوں کو اپنی علیحدہ نماز کے متعلق کچھ نہ بتایا۔ ایک دن پھر انہوں نے یہی سوال کیا کہ آپ دوسرے لوگوں کو مسئلے بتاتے ہیں نماز کی بھی تاکید کرتے ہیں اور قرآن پاک کی تلاوت بھی روزانہ کرتے ہیں۔ رات کو اٹھ کر نفل بھی پڑھتے ہیں اور داڑھی بھی رکھی ہوئی ہے اور مولوی معلوم ہوتے ہیں اس لئے صرف اتنا بتا دو کہ نماز مسجد میں باجماعت کیوں ادا نہیں کرتے۔ میں نے آج خاموش رہنا مناسب نہ سمجھا اور ان پر ظاہر کر دیا کہ میں احمدی مسلمان ہوں اور میری نماز ان لوگوں کے پیچھے نہیں ہوتی۔ اس لئے میں الگ اپنے ڈیرے پر ہی پڑھ لیتا ہوں۔ مگر آپ یہ بتائیں کہ نہ مسجد میں اور نہ ڈیرے پر کہیں بھی نہیں پڑھتے۔ آپ کو میری نماز کا کیوں فکر لاحق ہے۔ وہ لاجواب ہو کر خاموش ہو گئے مگر خفیہ طور پر لوگوں میں میرے خلاف پروپیگنڈہ شروع رکھا اور میرے ساتھ بات چیت بند کر دی اور اپنے طور پر مجھے سنا سنا کر حضرت صاحب پر قسم قسم کے اعتراض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپس میں کرتے رہتے۔ مگر میرا جواب نہ سُنتے۔ مَیں بھی اُنہیں سُنا سُنا کر اپنی عقل کے مطابق جواب دیتا رہتا۔ ایک دن مجھے سخت گھبراہٹ ہوئی کہ مومن تو اکیلا نہیں رہتا جبکہ مَیں اکیلا ہُوں تو مجھے فکر کرنا چاہیئے کہ مَیں مومن نہیں ہُوں۔ دل میں بڑا جوش اُٹھا۔ دریا کے کنارے پر جا کر دُعا کی کہ۔ اے میرے مولا کریم اگر مَیں مومن نہیں ہوں تو مَیں اپنے زور سے تو مومن بن نہیں سکتا۔ مجھے مومن بنانا بھی تیرا ہی کام ہے۔ میری تو تیرے ہی دربار میں التجا ہے کہ میری نُصرت فرما۔

غرضیکہ دُعا سے مطمئن ہونے کے بعد واپس اپنے ڈیرے پر آ گیا۔ اُسی سے اگلے دن نصف رات کے قریب ایک بڑا شریف اور نمازی آدمی داحمد دین، میرے پاس آیا جو ضلع راولپنڈی کا رہنے والا تھا اور کہنے لگا مولوی صاحب میری بیعت لیں۔ مَیں بڑا حیران ہوا کہ یہ کون شخص ہے جو نصف شب کے قریب مجھے جگا کر یہ الفاظ کہہ رہا ہے۔ مَیں نے موم بتی جلائی اور بڑی محبت سے اپنے پاس بٹھا کر پوچھا کہ اب بتائیں کیا بات ہے۔

اُس نے بتایا کہ مَیں بعد نماز عشاء درود شریف پڑھتے پڑھتے سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ دو بزرگ میرے پاس آئے ہیں۔ ایک بزرگ نے میرے سوال پر بتایا کہ تم چونکہ درود پڑھا کرتے ہو۔ اس لیئے یہ دوسرے بزرگ حضرت سیّد عبد القادر صاحب جیلانی آپ کے پاس تشریف لائے ہیں۔ یہ سُن کر میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور اُن کا آگے بڑھ کر ہاتھ چومنے کی کوشش کی۔ مگر انہوں نے ہاتھ نہ دیا اور فرمایا کہ اب میرا زمانہ نہیں ہے۔ مَیں نے پوچھا حضور۔ پھر کس کا زمانہ ہے انہوں نے فرمایا۔ کہ آؤ میرے ساتھ چلو۔ مَیں تم کو بتاؤں۔ مَیں ساتھ چل پڑا تو حضور مجھے آپ کے پاس لے آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر آپکے ہاتھ میں دے دیا اور خود غائب ہو گئے۔ اور میری آنکھ کھل گئی اور اب مَیں آپ کے پاس آ گیا ہوں۔ مَیں نے کہا بہت اچھا۔ اب آپ آرام کریں صبح انشاء اللہ تعالیٰ مَیں آپ کو بتا دوں گا کہ اب کس کا زمانہ ہے۔ صبح کی نماز کے بعد وہ پھر آ گئے۔ مَیں نے انہیں بتایا کہ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے اور اب اُنکے دوسرے خلیفہ قادیان میں ہیں۔ آپ ان کی بیعت میں شامل ہو جائیں آپ کو ایک بزرگ ہستی خود تشریف لا کر تبلیغ کر گئی ہے۔ اُس نے بخوشی بیعت کر لی اور بستر بھی میرے پاس اُٹھا لائے۔ مجھے بھی بڑی خوشی ہوئی کہ الحمد للہ خدا تعالیٰ نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ اس کے بعد کچھ قرآن کریم سیکھنے والے نوجوان مل گئے جن کی تعداد بارہ۱۲ کے قریب تھی۔ مَیں نے قادیان سے قاعدے یسرنا القرآن منگوا لیئے اور پڑھانے شروع کر دیئے۔ سب نے خُدا کے فضل سے پُورے قرآن کریم ختم کیئے۔ سب کے نام میرے پاس موجود تھے مگر سب کچھ قادیان میں ہی رہ گیا۔ چند نام یاد ہیں۔

(۱) محمد شریف فیروزپوری (۲) نتھو امرتسری۔
(۳) بابا عبد اللہ سیالکوٹی (۴) محمد جعفر بیگ لاہوری
(۵) عبد المجید دہلوی (۶) فضل کریم پٹھانکوٹی وغیرہ وغیرہ۔

مخالفین نے کئی آدمیوں سے میرا تبادلہ خیالات کرایا اور ناکام رہے۔ پھر حملہ کر کے مروا دینا چاہا مگر میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاگردوں نے بار بار بلند آواز سے یہ اعلان کیا کہ احمدی مولوی صاحب ہمارے استاد ہیں اور ہمارے دلوں میں ان کی اپنے باپوں سے بھی زیادہ عزت ہے اس لئے مسائل میں آپ بے شک انہیں شکست دیں کیونکہ ہمارے عقائد بھی آپ لوگوں کے ساتھ ہیں۔ مگر اخلاق سے گری ہوئی بات اگر کسی نے مولوی صاحب کو کہی یا جسمانی تکلیف دینے کی کوشش کی تو ہم ہرگز برداشت نہیں کریں گے اور حملہ کرنے والوں کی ہڈیاں توڑ دیں گے خواہ ہمیں قید ہی کیوں نہ کاٹنی پڑے۔

میرے مولا کریم نے شریف نوجوانوں کی پارٹی مجھے دے دی جس سے مجھے بہت آرام ملتا رہا۔ کھانے پینے اور اوڑھنے بچھونے کا سب کام وہی کرتے۔

میرا معمول سرکاری کام سے فراغت حاصل کرنے پر نمازیں پڑھنا قرآن کریم پڑھانا اور آنے جانے والوں سے گفتگو کرنا ہی تھا۔

(جاری ہے)

"ماں باپ سی نعمت مگر اس جگ میں ہے ملنی محال"

نعمتیں یوں تو ہیں دُنیا میں بہت سی لازوالی
ماں باپ سی نعمت مگر اس جگ میں ہے ملنی محال

تربیت کی ایسی میری سیکھ لی انسانیت
ہو گوارا کیونکر ان سے لمحہ کو بے گانگت

سبق ایسے ایسے مجھ کو دین کے سکھلائے ہیں
عقل نے سمجھے مری، اور دل کو میرے بھائے ہیں

کیسی یہ رب کی طرف سے نعمتِ عظمیٰ ملی
کامیابی کامرانی کی مجھے دنیا ملی

ہے دُعا یہ قیصرہ کی اے مرے ربِّ رحیم!
تا ابد قائم رہیں سر پہ مرے یہ اے کریم!

(قیصرہ نور۔ حجرہ شاہ مقیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجاہد کو نصیحت

جناب صوبیدار عبد المنان صاحب ربوہ

یہ ۱۹۴۸ء کا ذکر ہے۔ کشمیر کا محاذِ جنگ گرم تھا اور یہ عاجز فرقان فورس کی نصرت کمپنی کی کمان کر رہا تھا۔ اس وقت نصرت کمپنی کے ایک پلاٹون کمانڈر مکرم سیّد میر داؤد احمد صاحب مرحوم تھے۔ مکرم میر صاحب ان مجاہدین کشمیر میں سے ایک تھے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مجاہدین کی صف اوّل میں مقام فخر حاصل کرنیکا شرف پایا اور اپنا عرصۂ جہاد نہایت استقلال و پامردی سے اپنے فرض کی ادائیگی میں صرف کیا۔ ساتھ ساتھ عبادت اور مجاہدین کو اخلاقی و حربی تربیت دینے میں بھی شب و روز کوشاں رہے۔

مکرم سیّد میر داؤد احمد مرحوم جو بعد میں جامعہ احمدیہ ربوہ کے پرنسپل بنے۔ حضرت المصلح موعودؓ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ حضور کی صاحبزادی سیّدہ امۃ الباسط صاحبہ کا نکاح بھی آپ کے ہمراہ ہو چکا تھا اور اس طرح آپ کو حضور کی دامادی کا شرف بھی حاصل تھا۔

مکرم میر صاحب محاذ جنگ پر اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف تھے کہ ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کا خط آپ کے نام آیا۔ میں نے یہ خط انہیں دے دیا۔ مکرم میر صاحب خط پڑھ کر خاموش ہو گئے میں نے دریافت کیا کہ یہ خط کس نے بھیجا ہے اور کیا لکھا ہے؟ میر صاحب مسکراتے ہوئے فرمانے لگے کہ حضور رضؓ نے ارسال فرمایا ہے۔ لیجئے! آپ میرے افسر ہیں آپ بھی پڑھ لیں۔ میں نے میر صاحب سے وہ خط لے کر پڑھا۔ اس میں حضور رضؓ نے میر صاحب کو جو نصائح فرمائی تھیں ان کا خلاصہ مضمون قارئین کرام کے استفادہ کے لئے درج کرتا ہوں:۔

(۱) آپ اپنے افسروں کا حکم مانیں

(۲) دشمن کے ایریا میں پیٹرولنگ (گشت) کے لئے جانے کو لنگر کی ڈیوٹی پر ترجیح دیں۔

(۳) پیٹرول (گشت) سے بچ کر لنگر میں نہ چھپیں۔

(۴) ہاں! اگر آپ کے افسر لنگر میں کھانا پکانے، آٹا گوندھنے یا برتن دھونے پر آپ کی ڈیوٹی لگا دیں تو پھر آپ ان کا حکم بے چون و چرا مانیں اور جو کام آپ کے سپرد ہو اُسے انجام دیں۔

(۵) بہر حال اور بہر قیمت افسر کی اطاعت آپ پر لازم ہے۔

میں نے خط پڑھ کر میر صاحب کو واپس کر دیا۔ میر صاحب فرمانے لگے۔ امام صاحب! آپ نے حضور کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاد پڑھ لیا۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ فرمانے لگے کہ اب آپ میرا بالکل لحاظ نہ کریں آپ جو ڈیوٹی میرے سپرد کریں گے اس میں آپ مجھ سے کسی قسم کی غفلت یا کوتاہی سرزد ہونے نہ پائیں گے۔ انشاء اللہ

اس کے بعد میں محاذ پر آنے والے ہر مجاہد کو حضور رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد جو آپ نے اپنے داماد کے نام محاذ پر بھیجا تھا ضرور سنا دیتا تھا تاکہ مجاہدین اس سے نصیحت حاصل کریں اور گشت پر جانے میں بزدلی نہ دکھائیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی کام کے کرنے میں عار محسوس نہ کریں۔

مکرم سیّد میر داؤد احمد صاحب مرحوم جتنا عرصہ بھی محاذ پر مقیم رہے۔ اپنے فرائض نہایت عمدگی اور دلجمعی سے انجام دیتے رہے۔ میر صاحب جب محاذ سے واپس ہوئے تو اس وقت میں نے اُن کی سروس بُک "عزت کی زندگی عزت کی موت" پر جو ریمارکس دیئے میر صاحب نے انہیں محفوظ رکھا۔

۱۹۷۱ء کا ذکر ہے کہ ایک دن مغرب کی نماز کے بعد میر صاحب۔ مجھے علیحدہ لے جا کر فرمانے لگے کہ آج میں اپنے کاغذات دیکھ رہا تھا تو وہ سروس بُک بھی میری نظر سے گذری جس پہ آپ نے میرے متعلق کچھ ریمارکس تحریر فرمائے تھے۔ آپ کے اس وقت کے ریمارکس پڑھ کر مجھے بہت ہی لطف آیا۔ آئیے وہ میں آپ کو دکھاؤں۔ اور پھر مجھے اپنے ساتھ لے کر چلے۔ نہ معلوم راستہ میں کیا کام پیش آ گیا یا کوئی انہیں بُلا کر لے گیا۔ اس طرح پھر میں وہ سروس بُک نہ دیکھ سکا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد میں بیمار ہو گیا اور پھر جب میری صحت قدرے بحال ہوئی تو اچانک مکرم میر صاحب بیمار ہو گئے۔ افسوس! زندگی نے ان کے ساتھ وفا نہ کی اور آناً فاناً بھرپور لہلہاتی جوانی میں ہم سے رخصت ہو گئے اور ہمارے دلوں میں اپنی محبّت کے کبھی نہ بجھنے والے لاتعداد چراغ روشن کر کے ہمیشہ کے لئے اپنے آسمانی آقا کے دربار میں حاضر ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم میر صاحب میں جہاں اور بہت سے ظاہری و باطنی اوصاف حمیدہ تھے۔ ان میں ایک وصف یہ بھی نمایاں نظر آتا تھا کہ آپ ہر چھوٹے بڑے سے نہایت شیریں زبانی و خوش کلامی سے پیش آتے۔ اس کے دُکھ درد میں گہری دلچسپی اور ہمدردی کا اظہار فرماتے تھے جس سے ہر شخص یہی محسوس کرتا کہ مکرم میر صاحب کے مجھ ہی سے خصوصی مراسم ہیں۔ جنہیں وہ اپنے لئے باعثِ فخر محسوس کرتا۔

ہماری دلی آرزو، دلی تمنّا اور مخلصانہ دُعا ہے کہ مجاہد اسلام مکرم سیّد میر داؤد احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت محمد عربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقدس قرب عطا فرمائے۔ آپ کے درجات تاقیامت بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے۔ اور ہمیں آپ کے پاکیزہ نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شگفتہ شگفتہ

(۱)

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے عہد سعادت میں جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وکالت کی تعلیم کے لئے لندن گئے۔ سفر پر روانگی سے قبل آپ حضور رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کے لئے عرض کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا لندن جارہے ہیں لندن شہر دنیا کی زیب و زینت کے اعتبار سے مصر سے بڑھ کر ہے۔ ہر صبح سورۃ یوسف کی تلاوت کرتے رہنا۔ ہر شہر میں شریف طبقہ ہوتا ہے انہی لوگوں کو اپنا ساتھی بنانا۔ حضور رضی اللہ عنہ کی ان نصائح پر عمل کرتے ہوئے چوہدری صاحب نے لندن میں تعلیم کا زمانہ گذارا اور قریباً ہر روز سورۃ یوسف کی تلاوت کرتے رہے ان دنوں خواجہ کمال الدین صاحب ووکنگ مسجد میں تھے۔ انہوں نے حضرت چوہدری ظفر اللہ کے والد ماجد چوہدری نصر اللہ خان صاحب کی خدمت میں لندن سے خط لکھا کہ لندن شہر اس وقت زیب و زینت اور دلکشی میں مصر سے بڑھ کر ہے لیکن چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اس میں حضرت یوسف کی طرح تقویٰ و طہارت کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ جب جناب چوہدری صاحب ہندوستان میں بڑی بلند عہدہ کی حیثیت میں دہلی میں مقیم تھے۔ تو میں نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ حضرت چوہدری نصر اللہ رضی اللہ عنہ اپنی کوٹھی کے برآمدے میں کھڑے ہو کر قرآن کریم سے سورۃ یوسف تلاوت فرما رہے ہیں۔ اور بلند آواز سے کہتے ہیں میرا یوسف میرا یوسف اور اشارہ اپنے صاحبزادہ یعنی چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف کرتے ہیں اس رؤیا سے میں نے چوہدری صاحب کو اطلاع دے دی تھی۔ فالحمد للہ۔

(مرسلہ :- امۃ النصیر شہناز۔ لنگر ڈیل)

(۲)

غزنی کے بادشاہ نے ایک غزل لکھی اور ملک الشعراء کو کہا کہ غزل پڑھنے کے بعد جس شعر پہ تجھے اعتراض ہو اس پر انگلی رکھ دے تاکہ اس کے نقص سے بغیر اس کے کہ دوسرے سمجھیں میں آگاہ ہو جاؤں۔ ملک الشعراء نے غزل پڑھنے کے بعد اپنی انگلیاں کھول کر سارے صفحے پر پنجہ ٹکا دیا۔ بادشاہ نے ناراض ہو کر حکم دیا کہ اسے طویلے میں لے جا کر گدھوں کے ساتھ باندھ دیا جائے۔ جب ملک الشعراء کا قصور معاف ہوا اور وہ دوبارہ دربار میں داخل ہوا تو بادشاہ نے ایک دفعہ پھر غزل تیار کی اور ملک الشعراء کو حکم دیا کہ اس کی اچھائی برائی کی نشاندہی کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک الشعراء غزل پڑھ کر اور آداب بجا لا کر چل پڑا - بادشاہ نے کہا "کہاں جاتا ہے"؟ ملک الشعراء نے کہا۔ "جاتا ہوں طویلے میں"۔

(ترجمہ از دستور ادب)

(مرسلہ: - حافظ غلام سرور گھسیٹ پورہ)

(۳)

شیخ سعدی کہتے ہیں: -

مجھے یاد ہے کہ جب میں بچہ تھا اور اپنا سر باپ کی گود میں رکھتا تھا تو میری قدر و منزلت بادشاہوں جیسی ہوتی تھی۔ اگر میرے جسم پر ایک مکھی بیٹھ جاتی تو سب گھر والے پریشان ہو جاتے تھے۔ جب بچپن ہی سے میرے سر سے باپ کا سایہ اُٹھ گیا تو مجھے بچوں کے درد کی خبر ہوئی - یہ درد وہی جان سکتا ہے جس کو یتیمی کا داغ لگا ہو۔

اے دوست: - جس بچے کا باپ مر گیا ہو اس کے سر پر ہاتھ رکھ اس کے چہرے کی گرد پونچھ - اور اس کے پاؤں سے کانٹا نکال۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس پر کیا بیتا پڑی ہے - بے جڑ کا درخت ہرگز تازہ نہیں ہوتا - جب تو کسی یتیم کو سامنے سر ڈالے دیکھے تو اپنے فرزند کے رخساروں پر بوسہ نہ دے - یتیم اگر روتا ہے تو اس کا ناز کون اُٹھاتا ہے۔ اگر وہ غصہ کرتا ہے تو اس کو کون برداشت کرتا ہے - خبردار - یتیم رونہ پڑے - اس کے رونے سے عرش الٰہی کانپ جاتا ہے - محبت سے اس کی آنکھ سے آنسو پونچھ دے اور مہربانی سے اس کے چہرے سے خاک جھاڑ دے۔ اگر اس کے سر سے سایہ اُٹھ گیا ہے۔ تو تو اپنے سائے میں اس کی پرورش کر۔

بچو ہمیں چاہیئے کہ ہم یتیم بچوں کی مدد کریں اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں۔

(دریافتہ خانم - ٹاؤن شپ لاہور)

(۴)

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریاؒ اپنے مریدوں میں شیخ حسن افغانؒ کو بہت ہی محبوب رکھتے تھے - وہ ان پڑھ تھے۔ مگر ان کا ظاہر و باطن روحانی تعلیم سے آراستہ تھا۔ ان کی بزرگی کا یہ حال تھا کہ ایک بار ایک کاغذ پر تین سطریں لکھدی گئیں۔ جن میں کلام پاک کی ایک آیت تھی۔ ایک حدیث شریف اور ایک میں کسی شیخ کا قول تھا - یہ کاغذ دکھا کر شیخ حسن افغان سے پوچھا گیا کہ کون سی سطر میں کیا چیز ہے؟ شیخ حسن افغان نے قرآن مجید کی سطر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ یہ کلام ربانی ہے اس کا نور مجھ کو زمین سے عرش تک نظر آ رہا ہے - حدیث شریف کی سطر پر انگلی رکھ کر کہا کہ یہ حدیث مقدس کی سطر ہے - اس کا نور ساتویں آسمان تک دکھائی دیتا ہے - پھر شیخ کے قول پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ اس کا نور زمین سے آسمان تک دیکھتا ہوں۔ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا اکثر فرماتے تھے کہ اگر قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں مجھ سے پوچھا جائے گا - کہ ہماری بارگاہ میں کیا کمائی لایا ہے تو میں عرض کروں گا کہ میری کمائی حسن افغان ہے۔

(تذکرہ اولیائے کرام)

(مرسلہ: - افضل طاہر اداس - حیدر آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ننھے ادیب

والدین سے حسنِ سلوک

ہمیں اپنے ماں باپ کی خدمت کرنی چاہیئے۔ ان کے ساتھ بہت نرمی سے گفتگو کرنی چاہیئے۔ اور ادب و احترام سے پیش آنا چاہیئے۔ قرآن مجید میں جگہ جگہ ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے اور ان سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ دُعا سکھائی گئی ہے کہ:۔

"اے پروردگار! جیسا انہوں نے مجھے
بچپن میں شفقت سے پالا تو بھی ان کے
حال پر رحم فرما۔

جو بچے والدین کا کہنا مانتے ہیں وہ ہر طرح سے ترقی کرتے ہیں۔ خدا اُن کی مدد کرتا ہے۔ اور ان سے خوش ہوتا ہے۔ والدین کو ناراض کرنے سے خُدا ناراض ہو جاتا ہے۔ ماں باپ کی خدمت کرنا سعادت مندی ہے۔ اور اس سے دنیا و آخرت میں سُرخروئی ہوتی ہے

ایک دفعہ ایک آدمی آنحضور صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوُا۔ اور جہاد میں جانے کی اجازت مانگی۔ اُس کے ماں باپ بوڑھے تھے۔ آپ نے اُسے فرمایا۔ کہ تُو اپنے بوڑھے والدین کی خدمت کر۔ اسی میں تجھے جہاد کا ثواب ملے گا۔

ہمارے والدین ہمیں مشکلات جھیل کر پالتے ہیں اور ہمارے لیئے ہر دُکھ اٹھاتے ہیں۔ آؤ ہم سب مل کر دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ماں باپ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

(نام نہیں لکھا)

اپنی یادداشت کو بہتر بنائیے

یادداشت انسانی زندگی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اگر کسی کی یادداشت درست نہیں تو وہ زندگی کے ہر موڑ پہ ناکارہ ہے۔ اس کے لیئے زندگی مصیبتوں اور پریشانیوں کا گھر ہے۔ اور وہ اس فانی دنیا کی اکثر نعمتوں سے محروم ہے۔ چونکہ آپ ابھی بچے ہیں اس لیئے ابھی سے ایسے اخلاق و اطوار اپنائیں جو آپ کی یادداشت کو بڑھانے میں ممد ثابت ہوں۔ اسی ضمن میں چند ایسی عملی تجاویز پیش کرنے کی جسارت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر رہا ہوں جو آپ کی یادداشت کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

٭ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی یادداشت خراب نہ ہو تو آپ کبھی بھی ایسے وقت مطالعہ نہ کریں جب آپ کے ذہن پر کوئی بوجھ ہو یا آپ کسی حساب یا پیشہ وارانہ مسئلے میں الجھے ہوئے ہوں۔ بلکہ مطالعہ کرتے وقت اپنے ذہن کو اس طرح صاف کر لیں جس طرح شیشہ صاف ہوتا ہے۔ اس مشق سے آپ انشاءاللہ حافظے کی خرابی میں ایک خوشگوار تبدیلی پائیں گے۔

٭ یادداشت کو بہتر بنانے کے لئے ایک اور عادت ڈالئے کہ سونے کی تیاری کرتے وقت آپ دن بھر کی کارگزاری کو ذہن میں لائیں اور آنکھیں بند کر کے اس کی مکمل تفصیل ذہن میں دہرائیں۔ اگر آپ روزانہ ایسا کرنے کے عادی بن گئے تو سمجھ لیں کہ آپ کی یادداشت درست رہے گی۔

٭ اندھیرے میں بیٹھے بیٹھے اپنی آنکھیں پوری طرح کھولئے اور بند کیجئے۔ اس مشق سے آپ کے ذہن اور اعصاب کا فعل درست ہوگا۔ جو آپ کی یادداشت کے لئے مفید ہوگا۔ آنکھیں بند کر کے اپنے مناظر اور تصویریں نیز واقعات ذہن میں لائیں جن میں آپ کے لئے ایک خاص دلکشی پائی جاتی ہے۔ یہ مشق آپ کے تفکرات کو کم کرے گی۔ یاد رکھیں تفکرات ہی یادداشت پر برا اثر ڈالتے

٭ مطالعہ کرتے وقت اس امر کا لحاظ رکھیں کہ آپ زیر نظر کتاب پر پوری توجہ دے رہے ہیں۔ کیا اس طرح تو نہیں ہو رہا کہ آنکھیں کتاب پر اور خیالات باہر بازار میں چکر لگا رہے ہوں۔ اگر ایسی عادت ہو تو اسے چھوڑ دیں۔ ورنہ یادداشت کا آپ سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔

٭ یادداشت کو بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ رٹنے سے اجتناب کیا جائے۔ اور اس طرح اپنے آپ کو ایسی عادت بھی نہیں ڈالنی چاہیئے کہ اگر آپ کو ایک نظم کے دو شعر پسند ہیں تو ہر وقت انہیں ہی پڑھتے رہیں۔ بلکہ اپنی زندگی کے ہر صبح و مسا کے ارد گرد جھانکتے رہنا چاہیئے۔ نیز محض کتابی کیڑا بننے سے بھی یادداشت جواب دے جاتی ہے۔ کیونکہ دماغی مشین کے لئے خالص آرام اور تفریح بھی ضروری ہے۔

٭ اپنی عادات و اطوار کا جائزہ لیتے وقت ہمیشہ مثبت رویہ اختیار کریں۔ مثلاً یہ سوچنے کی بجائے کہ آپ کی یادداشت اچھی نہیں ہے۔ یہ سوچئے کہ آپ کی یادداشت اچھی تھی اور اب بھی اچھی ہے۔ مگر آپ کو اپنی قوت ارادی پر پورا پورا اختیار ہے تو آپ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب و کامران ہوں گے۔

٭ بڑے بڑے لوگوں کی زندگی کا مطالعہ، ان کے اچھے کام جن کی وجہ سے ان کو کامیابی ہوئی اور ان کے وہ کام جو بعض مواقع پر ان کی ناکامی یا ہزیمت کا باعث بنے۔ ان کا موازنہ اپنی زندگی سے کیجئے۔ اس موازنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے آپ کی اپنی شخصیت کے کچھ چھپے ہوئے حصے اُجاگر ہوں گے اور آپ کو محسوس ہوگا کہ آپ اپنی ذات میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور جو فرد اپنی ذات میں دلچسپی لیتا ہے اُس کی یادداشت ہمیشہ اچھی رہتی ہے۔

٭ یادداشت کے لئے زندگی کے کسی نہ کسی شعبہ سے جذباتی لگاؤ ضروری ہے۔ عموماً انہیں لوگوں کی یادداشت رفتہ رفتہ کمزور ہو جاتی ہے جو کسی بھی مسئلے یا مشغلے پر پوری توجہ نہیں دیتے۔ آپ ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ مطالعہ میں آپ کی پسندیدہ کتاب یا پسندیدہ مصنّف کونسا ہے۔ بس اُس کا اچھی طرح مطالعہ کریں اور ناپسندیدہ کتاب کو مجبوراً ذہن میں مت ٹھونسیں ورنہ بچی کھچی یادداشت بھی الوداع کہہ جائے گی کیونکہ یادداشت کے لئے ضروری ہے کہ مطالعہ کا ذہن پر اچھا اثر ہو اور اچھا اثر تبھی ہوگا جب ذہن مطالعہ (کتاب) کو قبول کرے گا۔

٭ یادداشت کو تیز کرنے کے لئے ایک اور مشق بھی کام آسکتی ہے وہ یہ کہ آپ کو جب کسی قلمی دوست کا خط ملے تو اُس کا مطالعہ اس طرح کریں کہ اس خط میں جتنی باتیں لکھی گئی ہیں اُن کا جواب آپ نے اُسی ترتیب سے دینا ہے۔ خط کا جواب لکھنے کے بعد دوست کا خط سامنے رکھ کر معائنہ نہ کریں کہ جس ترتیب سے دوست کے سوال ہیں کیا اُسی ترتیب سے آپ نے جواب لکھے ہیں۔ پس یہ عادت بھی آپ کی یادداشت کے لئے کچھ نہ کچھ ممد ثابت ہو سکتی ہے۔

٭ آپ اپنے حافظے کی خرابی کو فضول عادتوں سے درست کر سکتے ہیں۔ مثلاً مطالعہ کے بعد چند لمحوں کے لئے آنکھیں بند کر لیں۔ پھر اپنے آپ سے سوال کریں کہ آپ نے کیا پڑھا ہے۔ کس چیز کے بارے میں پڑھا ہے۔ اس طرح کی مشقوں سے آپ کی یادداشت انشاء اللہ تیز ہو سکتی ہے۔

(خلیل احمد ناقر۔ ربوہ)

نافرمان

شہر بغداد میں ایک بیوہ عورت رہتی تھی اس کا ایک بیٹا تھا عمرو بن خیام۔ اس عورت نے اس لڑکے سے ہزاروں اُمیدیں لگا رکھی تھیں کہ میرا بیٹا جوان ہو کر میرے بڑھاپے کا سہارا بنے گا۔ لیکن ہوا سب کچھ اس کے برعکس عمرو بن خیام جوں جوں بڑا ہو رہا تھا نکما اور نکھٹو بنتا جا رہا تھا۔ ماں نے ساری زندگی کی کمائی سے کچھ زیورات خریدے ہوئے تھے اپنے بیٹے کی شادی کے لئے۔

بچپن سے ہی عمرو بن خیام کو حج کرنے کا بہت شوق تھا لیکن اس کے لئے پیسہ کہاں سے آتا۔ کچھ دن بعد عمرو بن خیام کی نظر ماں کے رکھے ہوئے زیوروں پر پڑ گئی۔ دماغ میں لاکھوں خیالات اُبھرے پھر اچھے خیالات کی جگہ شیطان نے لے لی اور عمرو بن خیام کے دماغ میں ایک نیا خیال اُبھرا کہ کیوں نہ یہ زیورات لے کر انہیں بیچ کر حج کر آؤں۔

لیکن بھئی حج وہی قبول ہوتا ہے جو حلال طریقے کی کمائی سے کیا جائے۔ لیکن عمرو بن خیام کے سر پہ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقت شیطان سوار تھا ۔ اُس کی عقل اندھی ہوگئی تھی ۔ اُس نے زیورات اُٹھائے اور بیچ کر حج پر جانے کے لئے اپنے قبیلے کو درخواست دے دی ۔ مقررہ تاریخ پر عمرو بن خیام قافلے کے ساتھ جا ملا اور قافلہ روانہ ہو گیا ۔

اب ذرا عمرو بن خیام کی ماں کی سُنیئے :-

بے چاری کو کیا معلوم کہ اُس کی محنت کی کمائی ہوئی دولت کو اُس کا نکھٹو بیٹا لے کر بھاگ چکا ہے ۔ وہ تو انتظار کر رہی تھی کہ اُس کا بیٹا آئے اور وہ اُسے کھانا کھلائے ۔

قافلہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا ۔ راستے میں رات پڑ گئی ۔ خیمے لگا دیئے گئے اور لوگ آرام کرنے لگے ۔ صبح ہوئی تو قافلہ چلنے کی تیاری میں لگ گیا ۔ اتنے میں عمرو بن خیام کو پیشاب آ گیا اور وہ پیشاب کرنے چل دیا لیکن اُسے کوئی جگہ ہی پسند نہیں آ رہی تھی اتنے میں سورج نکل آیا لیکن عمرو بن خیام لوٹ کر نہ آیا ۔ چنانچہ قافلے والوں نے سامان سمیٹا اور اپنی منزل کی طرف چل دیئے ۔ جب عمرو بن خیام واپس آیا تو نہ قافلہ تھا نہ قافلے کا نشان ۔ تھک ہار کر ایک جگہ بیٹھ گیا اور اپنی قسمت کو کوسنے لگا ۔ مرتا کیا نہ کرتا گھر کی طرف چل دیا ۔ کیونکہ آگے چلنا تو محال تھا ۔ راستے میں دھوپ سر پہ آ گئی تو پیاس لگنی شروع ہو گئی ۔ اور پیاس سے دل برداشتہ ہو کر گر پڑا ۔ اور وہ دو دن تک متواتر بے ہوش پڑا رہا ۔ جب آنکھ کھلی تو غریب [illegible] نکھٹو تو تھا ہی ۔

چنانچہ وہ [illegible] معلوم ہونے لگا ۔ اتنے میں قریب ہی بستی کے آثار نظر آئے تو ہمت کر کے اُٹھ کھڑا ہوا اور گرتا پڑتا وہاں پہنچ گیا ۔ قریب ہی ایک مسجد تھی اُس میں گھس گیا اور گھڑے سے جی بھر کر پانی پیا ۔ مُلّا صاحب یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے ۔ عمرو بن خیام کے پاس آئے اور دریافت کیا کہ اے اللہ کے بندے یہ حال تیرا کس نے بنایا ہے ؟ کانپتے ہوئے ہونٹوں سے عمرو بن خیام نے سارا ماجرا سُنا دیا ۔ مُلّا صاحب سُن کر بولے ۔ عمرو بن خیام تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے ۔ یاد رکھو انسان وہی کامیاب ہوتا ہے جو اپنے ماں باپ کی خدمت کرتا ہے ۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! ماں کو کبھی اُف تک نہ کہو ۔ کیونکہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے ۔

مُلّا صاحب کا یہ چھوٹا سا فقرہ عمرو بن خیام کے جسم میں ایک نئی طاقت پیدا ہو گئی وہ اُٹھا اور اپنی بستی میں جا کر سانس لیا ۔ ماں کے پاس پہنچا تو وہ بیمار پڑی تھی ۔ ماں نے عمرو بن خیام کو دیکھتے ہی کوسنا شروع کر دیا ۔ عمرو بن خیام آگے بڑھا اور ماں کے قدموں سے چمٹ کر رونے لگا ۔ اپنی تمام غلطیوں کی معافی مانگی ۔

اولاد چاہے کیسی بھی ہو ماں کا دل رحمت سے بھرا ہوتا ہے ۔ اس کی ممتا تڑپ اٹھی اور اس نے اُسی وقت بیٹے کو گلے لگا لیا اور اُس کی تمام خطائیں معاف کر دیں ۔

(ندیم احمد بٹ ۔ سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچا دوست

خالد ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی۔ اسی کے والدین بہت امیر تھے اور اسکی بے انتہا پیار کرتے تھے۔ خالد جب پانچ سال کا ہوا تو اسے ایک اچھے سکول میں داخل کرا دیا گیا۔ خالد دل لگا کر پڑھتا تھا اور ہر کلاس میں اوّل آتا اسکی پانچویں جماعت میں وظیفہ حاصل کیا اس کے اساتذہ بھی اسسے بے حد محبت کرتے۔ آخر خالد نے میٹرک فرسٹ ڈویژن میں پاس کر لیا۔ پھر اسے کالج میں داخل کرا دیا گیا۔ کالج میں کچھ بُرے لڑکوں نے اسے اپنا دوست بنا لیا اور خالد بھی آہستہ آہستہ ان کی عادات کو اپنانے لگا۔ وہ اب دل لگا کر پڑھتا بھی نہیں تھا۔ غرض اُس کا ذہن اپنے آوارہ دستوں کے ساتھ آوارگی کی طرف جانے لگا۔ اس کی کلاس میں شاہد نامی ایک لڑکا پڑھتا تھا جو کہ بہت غریب تھا۔ لیکن اسے تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ وہ محنت مزدوری کر کے تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ خالد اور اس کے دوست شاہد کو بہت چھیڑتے اور اُسے ہر وقت غریبی کا طعنہ دیتے رہتے۔ شاہد بے چارہ خاموشی سے ان کی باتیں سُن لیتا اور مُنہ سے ایک لفظ بھی نہ بولتا سب استاد شاہد سے محبت کرتے تھے کیونکہ وہ بہت محنتی تھا۔ خالد اس سے جلتا رہتا تھا۔ اسی طرح دن گزرتے رہے۔ ایک دفعہ خالد اپنے دستوں کے ساتھ کہیں جا رہا تھا کہ سامنے سے ایک تیز رفتار ٹرک آ گیا۔ خالد اپنے دوستوں میں سب سے آگے تھا اس کے دوست تو بھاگ گئے لیکن خالد ٹرک کی زد میں آ گیا اور اُسے بہت چوٹیں آئیں۔ لوگوں نے اسے ہسپتال پہنچایا۔ ہسپتال والوں کو اس کی جیب سے شناختی کارڈ ملا جس سے انہوں نے اس کے گھر والوں کو اطلاع دی۔ جب خالد کے امّی ابّو کو اطلاع ملی تو انہیں بہت دُکھ ہوا۔ خالد [illegible] امّی تو رونے لگ پڑیں۔ اس کے ابّو نے انہد [illegible] دی اور دونوں خالد کے پاس ہ[illegible] خالد کو جب ہوش آیا اور اس [illegible] کو دیکھا تو رونے لگ پڑا۔ ا[illegible] بے ہوش ہو گیا۔ ڈاکٹر [illegible] سخت ضرورت [illegible] کہا کر آپ میرا [illegible] گروپ خا[illegible] اد [illegible] وہ بھا[illegible] ٹیسٹ [illegible] ڈا[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھوٹ کی سزا

حمّاد ایک امیر گھرانے کا چشم و چراغ تھا۔ وہ
پڑھائی میں بھی سب سے آگے تھا لیکن ایک عادت بہت
بُری تھی کہ حماد جھوٹ بہت بولتا تھا۔ اس کے ماں باپ
اس کو بُری عادت سے بہت منع کیا اور زور
کہ حمّاد جھوٹ نہ بولے مگر وہ کامیاب نہ ہوئے
دوست سرفراز نے بھی بہت سمجھایا مگر وہ پھر
آیا۔ حمّاد نے ایک بلّی پال رکھی تھی وہ
اسے رکھتا تھا اور اس کو نیلی کہا کرتا تھا
کو ہے کہ وہ اسکول سے تھکا ماندہ
تھوڑا سا آرام کرے مگر پھر
کا ٹیسٹ ہے اور
جس نے بھی ساتھ
داخلہ نہیں
۔ ابھی
ر پر
ھی

اُنہوں نے پوچھا کہ حماد بیٹے یہ نیلی کیوں چیخ رہی ہے
حمّاد نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا بس یونہی چیخ رہی ہے
اس کی امّی کو تسکین تو نہ ہوئی مگر پھر بھی وہ خاموش
ہی رہیں۔ اور حمّاد سونے کی تیاری کرنے لگا۔ خواب
میں اس نے دیکھا کہ ایک خوفناک انسان اس کے
سینے پر چڑھا بیٹھا ہے۔ اس کے دانت مُنہ سے
باہر نکل رہے ہیں اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے
ہیں۔ وہ بولا کہ اے لڑکے! تم بہت جھوٹ بولتے ہو
ابھی تم نے اپنی ماں کے ساتھ جھوٹ بولا ہے پھر تم نے بلّی
کو بھی بے گناہ دھوپ میں باندھ رکھا ہے کیا تم جانتے
نہیں ہو کہ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے؟ میں تم کو جھوٹ
بولنے کا ابھی مزہ چکھاتا ہوں اور پھر جونہی اس کے
لمبے دانت اس کے سینے میں پیوست ہوئے وہ ایک
چیخ مار کر جاگ اُٹھا۔ اس کی چیخ سُن کر امّی بھاگی
بھاگی آئیں۔ جب حمّاد نے اُن کو سارا خواب سنایا تو
انہوں نے اپنے بیٹے کو جھوٹ بولنے سے منع کیا۔ چنانچہ
حمّاد نے وعدہ کر لیا کہ آئندہ جھوٹ نہیں بولوں گا اور اس
طرح وہ اس وعدہ پر عمل کر کے ایک اچھا لڑکا بن گیا۔ (زاہد جیلانی
[illegible] روڈ کراچی)

ہر قسم کے وی بیلٹ، فلور ملوں اور رائس ملوں کی ضروریات
کا سامان واجب نرخوں پر ہم سے خریدیں۔
کے ایم شریف اینڈ کمپنی
۷ نشتر روڈ ــــ لاہور
فون نمبر: ۶۵۵۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دماغ لڑاؤ ۵

(مرتبہ: وسیم احمد ظفر ربوہ)

۱۔ اللہ تعالیٰ کے "ح" سے شروع ہونے والے اسماء لکھیں؟

۲۔ حضرت مسیح موعودؑ کی "پ" سے شروع ہونے والی کتب کے نام لکھیں؟

۳۔ ایک تالاب کے پانچ کونوں پر ایک ایک مندر تھا۔ پہلے مندر میں ایک عورت کچھ پھول لئے داخل ہوئی۔ اور اس نے دیوی سے التجا کی کہ اے دیوی اگر میرے پھول دُگنے ہو جائیں تو ۳۲ پھول تمہاری نذر کروں گی۔ اسکی کہنے پر پھول دُگنے ہو گئے۔ اس عورت نے ۳۲ پھول وہاں چڑھا دیئے اور دوسرے مندر پر باقی پھول لیکر گئی وہاں بھی اسکے پھول دُگنے ہو گئے اور اس نے ۳۲ پھول وہاں بھی نذر کر دیئے۔ اسی طرح وہ ہر مندر پر جاتی اور اسکے پھول دگنے ہو جاتے اور وہ ان میں سے ۳۲ پھول چڑھا دیتی۔ جب وہ پانچویں مندر پر پھول چڑھا چکی تو اسکے پاس ایک بھی پھول نہ تھا۔ بتاؤ وہ گھر سے کتنے پھول لے کر چلی تھی؟

۴۔ ملک تلاش کریں:۔

میرے نام کا پہلا حرف بابر میں ہے وسیم میں نہیں۔
میرے نام کا دوسرا حرف راکٹ میں ہے جہاز میں نہیں۔
میرے نام کا تیسرا حرف ماچس میں ہے کوئٹہ میں نہیں۔
میرے نام کا چوتھا حرف انگریزی میں ہے سواحیلی میں نہیں۔

۵۔ مندرجہ ذیل عبارت پڑھیئے:۔

مسللتینمہینیسیمینغنگینہوں۔

۶۔ دالوں کے نام تلاش کریں:۔

(۱) شمو نگہت کی بہن ہے۔ (۲) اسلم سو رہا ہے۔ (۳) چمچ نام کے ہاتھ میں ہے۔

۷۔ اشارات کی مدد سے شخصیت کا پتہ لگائیے:۔

۱۹۶۵ء ۔ خلافتِ احمدیہ ۔ ربوہ ۔ صد سالہ جوبلی۔

۸۔ پہیلی بوجھیں:۔

کچھ لال ہے کچھ پیلی ہے۔ کچھ ہری ہے کچھ نیلی ہے۔ بارش سے بن کر آتی ہے۔ رنگ سجا کر آتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۹۔ دُنیا کے سب سے بڑے براعظم کا نام بتائیے؟
۱۰۔ سیّدہ حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگم رضؓ نے کب وفات پائی؟

جوابات دماغ لڑاؤ نمبر ۴

(۱)۔ جبّار ۔ جامع (۲) براہین احمدیہ ۔ برکات الدعا ۔ (۳) انور کی عمر ۲۰ سال اور اس کے باپ کی عمر ۶۰ سال ۔ (۴) ۲۵ ۔ کیونکہ مرے ہوئے مینڈک بھی اس میں موجود ہیں ۔
(۵) گلاب جامن (۶) آم (۷) سایہ (۸) گاجر (۹) کیلا ۔
(۱۰) (i) صادق آباد (ii) مری (iii) کابل ۔
(۱۱) (i) چین (ii) روم (iii) عرب ۔
(۱۲) قوم صالح (۱۳) ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء (۱۴) جاپان ۔

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر تشریف لائیں

گورنمنٹ کنٹریکٹر

فون ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ رہائش :- ۶۲۹۳۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۰۰۷ء

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

ناصرات اپنے صفحات کو خوب سے خوب تر بنانے کیلئے عمدہ مضامین - کہانیاں - کام کی باتیں اور چٹکلے بنا کر بھیجیں

اُسوۂ صحابیات

جب شمع ہدایت رسُولِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی عرب کے ظلمت کدے میں پھیلی تو ہر ایک نے اس نورِ اسلام سے اپنے دامن کو منوّر کر لیا۔ اسی نُورِ اسلام سے جہاں مردوں نے اپنی جھولیاں بھریں وہاں عورتیں بھی یہ خوش نصیبی حاصل کرنے میں کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ چنانچہ انہوں نے رسُولِ خداؐ کے اخلاقِ حسنہ کے رنگ میں رنگین ہو کر نہایت اعلیٰ اخلاق و اقدار کا مظاہرہ کیا۔ اور صحابیات کے لقب سے مشرّف ہو کر رہتی دُنیا تک کے انسانوں کے لئے نمونہ بنیں۔ جب ہم ان کی زندگیوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اسلام کی حسین تعلیم کے نتیجہ میں ہر اعلیٰ خلق کا جلوہ ان میں نظر آتا ہے۔ آپؐ کے بلند مرتبہ و مقام نے نیکی، سخاوت، حلم، تواضع، انکساری، سچائی غرضیکہ تمام اعلیٰ اخلاق و اوصاف کو اپنے اندر سمیٹ لیا تھا۔

اسوۂ صحابیات کے اس مختصر مضمون میں اس وقت صرف چار صحابیات کا اختصار سے ذکر کرونگا۔ اور ان کی صفاتِ حسنہ کی ایک جھلک پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ کا ذکر کرتا ہوں۔ آپؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ مطہرہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اور اس لحاظ سے آپؓ امہات المومنین کے زمرہ میں بھی شامل ہیں۔ آپؓ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ آپؓ کے تقویٰ، نیکی اور محبتِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دے رہا ہے۔
آپ نے اسلام کی آمد سے پہلے ہی بت پرستی کو ترک کر دیا تھا۔ آپ کے نیک فطرت ہونے کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو سکتی ہے کہ جب آپ کو رسول اکرمؐ کی ایمانداری اور بلند اخلاق کا علم ہوا تو آپ نے اپنی دولت و ثروت کے مقابلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مال و دولت کے لحاظ سے ایک مفلس اور نادار ہونے کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہ کی۔ اور آپؐ کی خدمت میں شادی کا پیغام بھجوا دیا۔ اور پھر شادی کے بعد اپنی ساری دولت آپؐ کے قدموں میں ڈال دی اور ساری زندگی آپ کی خدمت و دلجوئی میں صرف کر دی۔
آپ کے دل میں احسان، نیکی اور حسن سلوک کی جو قدر و منزلت تھی۔ اس کا بخوبی اندازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے وقت سے لگایا جا سکتا ہے۔ آپؐ پہلی وحی کے بعد جب غار حرا سے گھر تشریف لائے تو سخت گھبرائے ہوئے تھے تو اس وقت حضرت خدیجہ نے آپ کی تسلی و تشفی کے لئے جو الفاظ کہے وہ آپؓ کے بلند ایمان اور آپؓ کی حضورؐ سے والہانہ محبت کے علاوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند اخلاق کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا:۔

كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ
أَبَدًا - إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ
وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ
الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ
وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ۔

یعنی۔ آپ متردد نہ ہوں۔ خدا آپ کا ساتھ نہ چھوڑے گا۔ کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ بیکسوں اور فقیروں کے معاون رہتے ہیں۔ مہمان نواز ہیں اور مصائب میں حق کی حمایت کرتے ہیں۔
چنانچہ سب سے پہلے ایسے مشکل وقت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور پھر آخری دم تک ہر طرح کے حالات میں آپؐ کا ساتھ دینے بلکہ تسلی دینے اور ہمت بندھانے سے آپؓ کی بلند ہمتی اور قوت ایمانی کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔
آپؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام کی راہ میں ہر طرح کے مصائب اور مشکل حالات کا سامنا کیا۔ تین سال رسول اکرمؐ اور بنی ہاشم کے ساتھ شعب ابی طالب میں گزارے لیکن کبھی حرف شکایت زبان پر نہ آنے دیا۔
چنانچہ آپ کے انہی پاکیزہ اور بلند اوصاف کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آپؓ سے بہت محبت تھی۔ آپؓ کی وفات کے وقت آپؐ کو سخت غم اور صدمہ پہنچا۔ چنانچہ آپ اس سال کو "عام الحزن" یعنی غم کا سال کے نام سے یاد فرمایا کرتے حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد آپؐ کثرت سے ان کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔

حضرت فاطمۃ الزہرا:۔ آپؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بنات طاہرات میں سب سے چھوٹی ہیں۔ آپؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے اخلاق اپنے والد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
عکس ہیں۔ آپؓ کی زندگی کا ہر عمل آپؐ کے اعمال
کا پرتو تھا۔ یہاں تک کہ ظاہری اعمال جیسے چلنا پھرنا
اٹھنا بیٹھنا بھی بالکل آپؐ کی طرح تھے۔

آپؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنی
اس جہان کی زندگی کو ایک مسافر کے آرام کرنے کی طرح
گزار دیا۔ اور اس دنیا کے عیش و آرام اور لذت و
آسائش کی ذرہ پرواہ نہ کی۔ آپؓ نے اپنی ساری
زندگی کو بنت سرکار دو عالم ہونے کی حالت میں بھی
جس مشکل اور کٹھن حالت میں گزارا اس کا کچھ اندازہ
اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ آپ گھر کے سب کام اپنے
ہاتھوں سے کرتی تھیں اور محنت و مشقت کا یہ عالم تھا کہ
چکی پیستے پیستے آپ کے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے تھے
اور گھر میں جھاڑو دیتے دیتے کپڑے چیکٹ ہو جاتے
اور چولہے کے پاس بیٹھتے بیٹھتے کپڑے دھوئیں سے
سیاہ ہو جاتے تھے۔ مگر جب اپنے شوہر حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کے کہنے پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے درخواست کرتی ہیں کہ مالِ غنیمت کے غلاموں اور
لونڈیوں میں سے ایک لونڈی دے دی جائے تو آپؐ
کی طرف سے جواب ملتا ہے۔ کہ بیٹی یہ مالِ غنیمت
تو فقراء و یتامیٰ کا حق ہے۔ اس پر آپ خوشی
خوشی واپس آجاتی ہیں۔

چنانچہ اپنے انہی اعلیٰ اخلاق و اوصاف کی وجہ
سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible]
اور وہ آپ سے انتہائی محبت [illegible] تھے [illegible]

مرتبہ آپؐ نے حضرت فاطمہؓ کے متعلق فرمایا:۔

انّما ھی بضعۃ منّی یریبنی
ما رابھا ویوذینی ما آذاھا۔

یعنی۔ فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے۔ جس
نے اس کو اذیت دی۔ اس نے مجھ کو اذیت دی۔

حضرت عمارہؓ:۔ آپ بیعت عقبہ کے موقع پر رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے
مشرف بالاسلام ہوئیں۔ اس بیعت میں کل ۷۳
مرد اور ۲ عورتیں تھیں۔ جن میں ایک خوش نصیب
آپ تھیں۔

اسلام قبول کرنے کے بعد آپؓ نے اپنی ساری
زندگی خدمتِ دین میں گزار دی اور اسلام کی راہ میں
کبھی کسی چیز سے دریغ نہ کیا۔ آپؓ کو رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے انتہائی محبت تھی۔ جنگ احد کے موقع
پر آپ کی شجاعت و جوانمردی اور رسولِ مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کی مثال کھل کر ہمارے
سامنے آجاتی ہے۔ اس جنگ میں پہلے آپ دوسری
صحابیات کے ساتھ مل کر زخمیوں کو پانی پلاتی رہیں۔
مگر جب مسلمانوں کو درہ چھوڑنے کے بعد ایک وقتی
شکست کا سامنا کرنا پڑا اور اکثر مسلمان تتر بتر
ہو گئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد صرف
چند صحابہ رہ گئے۔ تو حضرت عمارہؓ آپؐ کے سامنے
تلوار سونت کر کھڑی ہو گئیں اور نہایت دلیری اور
شجاعت کے ساتھ دشمنوں [illegible] کا مقابلہ کرنے لگیں
[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلوار اور تیروں سے اُن کو روک دیتیں۔ ابن قمیہ جب دڑاتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا تو آپ رضی اللہ عنہا نے اُسے روکا جس سے آپؓ کے کندھے پر گہرا زخم آیا۔ آپؓ نے بھی اُس دشمنِ اسلام پر تلوار سے وار کیا۔ لیکن چونکہ وہ دوہری زرہ پہنے ہوئے تھا۔ اس لئے کارگر نہ ہوئی۔ آپ نے نہایت بے جگری اور دلیری سے دفاع کیا اور کفارِ قریش کا مقابلہ کرتی رہیں۔ چنانچہ رسُول کریم ؐ نے بھی ان کے متعلق فرمایا کہ میں ان کو اپنے دائیں اور بائیں لڑتے ہوئے دیکھتا تھا "۔

چنانچہ یہ واقعہ جہاں آپؓ کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید محبت کا ثبوت دیتا ہے وہاں تمام عورتوں کے لئے موجب فخر اور شجاعت و بہادری کی نادر مثال بھی ہے کہ ایک عورت اپنے سچے ایمان کے ساتھ کس طرح شجاعت و بہادری میں مردوں سے بھی سبقت لے جا سکتی ہے ۔

حضرت اُمّ سُلیمؓ :۔ آپؓ نے اسلام کے ابتدائی زمانے میں اسلام قبول کیا۔ آپؓ کو اسلام سے جو محبت تھی اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ آپؓ نے صرف اسلام کی خاطر اپنے پہلے شوہر مالک بن نضر سے علیحدگی اختیار کی اور پھر جب دوسری شادی کے لئے حضرت ابو طلحہؓ کی طرف سے پیغام آیا تو پھر اسے صرف اسی بنا پر رد کر دیا کہ اس وقت تک حضرت ابو طلحہؓ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ اور پھر آپؓ نے ان کو جو پُر حکمت طریق اور مؤثر الفاظ میں دعوت دی۔ وہ قابلِ صد تحسین ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"یَا اَبَا طَلْحَۃَ : اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنَّ اِلٰھَکَ الَّذِیْ تَعْبُدُ نبت مِّنَ الْاَرْضِ"۔ قَالَ "بلیٰ"۔ قَالَتْ "افلا تستحیی تعبد شجرۃ"

یعنی۔ اے ابو طلحہ، کیا تو نہیں جانتا کہ تیرا معبود کہ جس کی تو عبادت کرتا ہے زمین میں سے اُگا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ "ہاں" تو آپؓ نے فرمایا۔ تو پھر کیا تجھے درخت کی عبادت کرتے ہوئے شرم نہیں آتی "۔

چنانچہ یہ مدلّل دعوتِ اسلام اُن کے لئے اس قدر مؤثر ثابت ہوئی کہ وہ اسلام لے آئے۔ اس کے بعد آپ نے ان سے شادی کر لی۔

آپؓ کے اخلاقِ حسنہ کے بارے میں متعدد واقعات ہیں جن میں سے چند ایک کا اختصار کے ساتھ یہاں ذکر کیا جاتا ہے :۔

ایک مشہور واقعہ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ بھی شمار کیا جاتا ہے اُس میں آپؓ کا بھی ذکر آتا ہے جس سے آپ کی بلند ظرفی اور استقلال کا علم ہوتا ہے۔ کہ جب ایک قحط کے زمانہ میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی اور آپ اپنے کئی اصحاب کے ساتھ آپؓ کے گھر تشریف لے آئے تو حضرت ابو طلحہؓ کھانے کی قلّت اور صحابہ کی کثرت دیکھ کر کچھ گھبرا سے گئے اور اس بات کا حضرت اُمّ سلیمؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ذکر کیا تو آپؓ نے نہایت استقلال اور ایمان کے جذبے کے ساتھ جواب دیا کہ "ان باتوں کو خدا اور اسکا رسول بہتر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کھانے میں برکت دی اور سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔

آپ بہت ہی صابر تھیں اور ہمیشہ اپنے مولا کی رضا پر راضی رہتی تھیں۔ جس کا اندازہ درج ذیل واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ جب آپ کا بیٹا ابو عمیر فوت ہوا تو حضرت ابو طلحہؓ گھر پر نہ تھے۔ جب حضرت ابو طلحہ گھر واپس آئے تو آپ نے فوراً اس واقعہ کا ذکر ان سے نہ کیا بلکہ جب وہ کھانا وغیرہ کھانے سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹے تو پھر اس کا نہایت ہی صابرانہ اور ناصحانہ انداز میں ذکر کیا اور کہا کہ "اگر کوئی شخص عاریۃً تمہیں کوئی چیز دے اور پھر وہ واپس لے لے تو کیا تم برا مناؤ گے۔ حضرت ابو طلحہؓ نے جواب دیا کہ "ہرگز نہیں" تو پھر کہا کہ اب تمہیں بھی اپنے بیٹے کی طرف سے صبر کرنا چاہیئے۔ چنانچہ پھر جب صبح کو اس واقعہ کا رسول کریمؐ سے ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ "خدا نے اس رات تم دونوں کو بڑی برکت دی۔"

آپؓ کو آنحضرتؐ کے ساتھ جو محبت تھی اس کا اندازہ اس بات سے بھی ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر آپکے گھر تشریف لے جاتے اور دوپہر کو وہیں آرام فرماتے۔ حضرت ام سلیم آپؐ کے گرے ہوئے بالوں کو ایک شیشی میں محفوظ کرتی جاتی تھیں۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی مشک سے منہ لگا کر پانی پیا تو آپ نے مشک کا وہ حصہ کاٹ کر اپنے پاس رکھ لیا کہ اس سے آپؐ کا دہن مبارک مس ہوا ہے۔

چنانچہ آپ کی زندگی اس قسم کے سینکڑوں اوصاف اور نیک صفات سے بھری ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا۔ کہ "میں جنت میں گیا تو مجھے کچھ آہٹ سنائی دی۔ میں نے پوچھا کہ کون ہیں تو لوگوں نے فرمایا کہ انس کی والدہ غمصاء بنت سلمان ہیں۔"

(آپ کا نام غمصاء تھا اور ام سلیم کنیت تھی)

اس مضمون میں صرف چند ایک صحابیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور آپؐ کی بے مثل تربیت کے طفیل ہر صحابیہ اپنی مثال آپ ہے اور اس کا ذکر ہمارے ایمانوں کی تازگی و تقویت کا سبب ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیاں ان کے مطابق بنانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو سکیں۔ آمین۔

(فہیم احمد۔ ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ راوی روڈ لاہور
فون نمبر ۶۲۶۱۸ گھر فون نمبر ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دلربا گلدستہ

نسیم صدیقی
کوٹ عبدالمالک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبرنامہ تشحیذ

چاندی کا شہر

سکاٹ لینڈ میں ایک شہر ایبرڈیم (ABERDEEM) کو چاندی کا شہر کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہاں مکانات ایک دھات گرے نائٹ GRANITE سے پلستر کئے گئے ہیں۔ جو سورج کی روشنی میں چمکتے ہیں۔

بھاری ترین دھات

دنیا کی سب سے بھاری دھات کا نام اریڈیم ہے یہ ۱۸۰۴ء میں سمتھ سن نے دریافت کی۔ یہ پلاٹینیم گروپ کی دھات ہے۔ اس کے ایک مربع فٹ کا وزن ۱۴۱۴ پونڈ ہے یعنی ٹن کا ۲/۳۔

ایک ہاتھی جس کا وزن چھ ٹن ہو اگر ایک جھولے کے ایک طرف کھڑا کیا جائے تو دوسری طرف صرف ۲ مربع فٹ اریڈیم اس کے وزن کو اُٹھا سکتی ہے۔

لیتھیم (LITHIUM) ہلکی ترین دھات ہے اس کے ایک مربع فٹ کا وزن ۳۳ پونڈ ہوتا ہے۔

صحرائی جہاز

اُونٹ کو صحرائی جہاز اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اپنی کوہان میں اتنا پانی اور خوراک کا ذخیرہ جمع کر سکتا ہے کہ صحرا میں تقریباً سترہ (۱۷) دن بغیر کھائے پیئے گزار سکتا ہے۔ دو کوہانوں والے اُونٹ کی قوتِ برداشت اس سے زیادہ ہوتی ہے۔ یہ ایک وقت میں پچیس ۲۵ گیلن پانی پی سکتا ہے۔

طویل لفظ

امریکن انگلش زبان کا سب سے لمبا لفظ:۔

PNEUMONONOULTRAMICR-OSCOPICSILICOVOLCANOC-ONIOSIS

ہے۔ جو ویبسٹر (WEBSTER) انٹرنیشنل ڈکشنری میں درج ہے۔ یہ کل ۴۷ حروف پر مشتمل ہے اور یہ پھیپھڑوں کی ایک بیماری کا نام ہے۔

راولپنڈی میں اعلیٰ ڈرائی کلیننگ،
عمدہ دھلائی اور دیدہ زیب رنگائی
کے لئے
گیٹ سمارٹ ڈائرز اور ڈرائی کلینرز
۱۲ ڈی مال۔ راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حساس بال

بلی کی جلد کے بال ریڈیو کے ایریل کی طرح حساس ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ اس کے جسم پر پھیلے ہوتے ہیں لیکن یہ بلی کو اندھیرے میں یہ معلوم کرنے میں مدد دیتے ہیں کہ آیا وہ کسی تنگ سوراخ سے گزر سکتی ہے یا نہیں۔

قوس قزح

قوس قزح عموماً بارش تھم جانے کے بعد بنتی ہے۔ جب سورج کی شعاعیں فضا میں معلق چھوٹے چھوٹے بارش کے قطروں سے گزرتی ہیں (جو ایک منشور کا کام دیتے ہیں) تو یہ سات رنگوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ سفید روشنی اصل میں سات رنگوں کے مجموعے سے بنی ہے۔ قوس قزح میں بھی یہ رنگ اسی ترتیب سے پائے جاتے ہیں۔ یعنی :۔ سرخ اورنج۔ پیلا۔ سبز۔ نیلا۔ انڈیگو اور بنفشی۔

(مشہود احمد مغل پورہ)

چائے

انگلستان میں چائے سترہویں صدی عیسوی میں متعارف ہوئی اس سے پہلے انگلستان کے لوگ چائے کے نام سے بھی واقف نہ تھے۔ جب یہ شروع شروع میں منگوائی جانے لگی تو ایک عیاشی سمجھی جاتی تھی۔ اور اس دور میں بھی ۶ سے ۱۰ پونڈ اسٹرلنگ میں ایک پونڈ (تقریباً ۱/۲ سیر) دستیاب ہوتی تھی۔ چائے ایک ایشیائی پودا ہے اور سب سے پہلے اس کی کاشت چین میں ہوئی اور بعد میں یہ پودا جاپان سے ہوتا ہوا ہندوستان آیا۔ اور آج کل بنگلہ دیش اور سری لنکا چائے کی کاشت کے لئے مشہور ہیں۔ چائے دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک سبز چائے اور ایک کالی چائے اور ان میں فرق صرف یہ ہے کہ کالی چائے کو بھوننے کے بعد زیادہ دیر تک سکھایا جاتا ہے۔ جبکہ سبز چائے کو ذرا کم سکھایا جاتا ہے۔

(محمد عمر دراز تنویر ۔ لاہور)

مرچ، کنری۔ بیج چارہ۔ تُوبن شفتل۔ برسیم وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

انصاف کمپنی

پرانی غلہ منڈی فیصل آباد۔ فون ۲۷۹۲۶

اندرون ملک اور بیرون ملک ہوائی سفر کیلئے

ہماری خدمات حاصل کریں

نیو فیصل ٹریول سروس

فضل چیمبرز نمبر ۱۶ ہال روڈ لاہور پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس کی دوڑ

مرتبہ:۔ عبدالرشید انور سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ۔ مرکزیہ ربوہ

لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور نے امسال چندہ وقفِ جدید اطفال کے تحت اکتیس ہزار ۳۱۰۰۰/- روپے وصولی کی۔ (فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک)

۲۶ جنوری کو مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں ضلع کے خدام و اطفال کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ ۸۰۰ سے زائد خدام و اطفال و دیگر احباب حاضر تھے۔ اجلاس سے مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

فیصل آباد

۱۰ فروری کو مجلس اطفال الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد نے ایک روزہ تربیتی اجتماع منعقد کیا۔ اس موقعہ پر اطفال کے مابین تلاوت، نظم۔ تقریر۔ فٹ بال۔ رسہ کشی اور دوڑوں کے مقابلے کروائے گئے۔

علاوہ ازیں اطفال نے اپنے جیب خرچ سے دو صد ۲۰۰ روپے جمع کرکے پھل خریدا اور لفافوں میں بند کرکے دو صد مریضوں میں تقسیم کیا۔ اور وفود کی صورت میں ان کی عیادت کی۔ فجزاہم اللّٰہ۔

اللّٰہ تعالیٰ تمام مجالس اطفال کو نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

انگریزی ادویات ڈیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعائت
• بہتر تشخیص • مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

ہر قسم کا سامان سائنس و اجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں۔
فون نمبر: ۶۲۲۵۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلیٰ کارکردگی میں ایک قابل اعتماد نام

مِٹسوبشی "MITSUBISHI"

پیکجڈ ایئر / واٹر کولڈ ایئر کنڈیشنرز

PACKAGED AIR AND WATERCOOLED AIR CONDITION

مِٹسوبشی AIR COOLED / WATER COOLED ایئر کنڈیشنرز کا شمار دُنیا کے اعلیٰ ترین ایئر کنڈیشنرز میں ہوتا ہے۔ کم خرچ، مستحکم ڈیزائن، قوت، استعمال اور تنصیب میں آسانی۔ ہر پہلو سے یہ ایئر کنڈیشنرز انفرادیت کے حامل ہیں یعنی وہ تمام خوبیاں ہیں جنکی وجہ سے مِٹسوبشی ایئر کنڈیشنرز کو دُنیا بھر میں شہرت اور اعتماد حاصل ہے۔ ایئر کنڈیشننگ کی ہر ضرورت کے لئے مِٹسوبشی ایئر کنڈیشننگ یونٹ (UNIT) پسند فرمائیے۔

تقسیم کنندگان

احمد اینڈ احمد لمیٹڈ

صدر دفتر

۱۰/۴۳ اے بلاک نمبر ۶ ۔ پی ای سی ایچ ۔ ایس کراچی ۲۹

فون نمبرز ۴۳۰۸۸۰ ۴۳۴۲۶۷

شاخ

جے ۔ ۱۹۵ ۔ آدم جی روڈ راولپنڈی کینٹ ۔ فون نمبر ۶۵۱۸۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لطیفے

• مالک: یہ دو۲ روٹیاں کس نے منگائی تھیں؟
نوکر: آپ ہی نے تو ڈبل روٹی کے لئے پیسے دیئے تھے۔

(مرسلہ: ندیم احمد بٹ سیالکوٹ)

• رات کا وقت تھا۔ ایک چور ایک گھر میں داخل ہوا۔ سب گھر والے محوِ خواب تھے کہ اچانک ایک بچے کی آنکھ کھل گئی۔

چور نے کہا۔ خبردار اگر بولے ورنہ گولی کھانی پڑے گی۔

بچے نے مچل کر کہا: اُوں ہُوں میں تو چاکلیٹ کھاؤں گا۔

(امۃ الحفیظ نکہت)

ایک آدمی دوسرے کو۔ جلدی جلدی یہ اطلاع سُنا رہا تھا کہ:-

"ایک آدمی موجراد گالیاں کھاتا ہوا جا رہا تھا کہ اُس کا پاؤں پھسلا اور وہ پھسلیوں پر سے سیڑھتا ہوا نیچے آرہا۔ پھر حدبواسی کے عالم میں اُٹھ کر بھاگ کھڑا ہوا۔

(شاہدہ نسرین شاذی فیکٹری ایریا ربوہ)

ایک دفعہ جب مرزا غالب قید سے چھوٹ کر آئے۔ تو میاں کالے صاحب کے مکان میں آکر رہے۔ ایک روز میاں کالے کے پاس بیٹھے تھے کسی نے قید سے چھوٹنے کی مبارکباد دی۔

مرزا نے کہا: "کون بیوقوف قید سے چھوٹا ہے۔ پہلے گورے کی قید میں تھا اب کالے کی قید میں ہوں۔"

(عامر خلیل اُڈیل گجرات)

کتابیں۔ کاپیاں اور دیگر سامان آرائش و زیبائش نیز گنیش ملز کا صابن بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

ناصر بک ڈپو اینڈ جنرل سٹور

قذافی چوک۔ ثمن آباد۔ فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک صاحب بہت غصّے سے چلّا چلّا کر کہہ رہے تھے۔

"میں اپنے اس کتّے کو جان سے مار دوں گا۔"

کیوں بھئی اس بے چارے نے کیا قصور کیا ہے۔ ان کے دوست نے پوچھا۔ "قصور کی بات کرتے ہیں آپ۔ میں نے مرغی پالی۔ تو وہ اسے کھا گیا۔ مینڈھا پالا وہ اس نے زخمی کر دیا۔ خرگوش رکھے تو وہ بھگا دیئے۔ اب میری ساس پندرہ دن سے آئی ہوئی ہے۔ لیکن یہ کمبخت ابھی تک کچھ نہیں کر سکا!"

(عطاء الرب گوندل مجلس عزیز آباد حلقہ دستگیر کراچی)

ریڈیو اسٹیشن کا اناؤنسر کسی وجہ سے وقت پر نہ پہنچ سکا۔ اور پروگرام کا وقت ہو جانے پر ریڈیو کے انجنیئر کو اس کی جگہ اعلان کرنا پڑا۔ چنانچہ سوئچ آن کر کے اس نے بولنا شروع کیا!

یہ ریڈیو...... ہے۔ اس وقت صبح کے پانچ بجنے میں تیس سیکنڈ...... اوہ......! بیس سیکنڈ رہ...... ارے پھر سوئی نکل گئی۔ دس سیکنڈ...... نہیں نہیں پانچ سیکنڈ...... ارے لعنت ہو...... اس وقت صبح کے پانچ بج چکے ہیں۔

(بشریٰ صدیقہ۔ ڈنڈوت آر۔ ایس ضلع جہلم)

WITH COMPLEMENTS

NISAR & COMPANY

★ IMPORTERE
★ IMPORTERS

14, IFTIKHAR BUILDING.
CHAUBURJI LAHORE

Cables: GENSIS
Telephones: Office ... 4933

دانت اچھے صحت اچھی

بچوں کے دانتوں کی خاص تکالیف
کیریز (CARIES) دانتوں کا گھن
دانت درد (TOOTHACHE)
کے مفید نسخہ جات دانتوں کے لٹریچر میں ملاحظہ فرمائیں۔
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر مفت حاصل کریں۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
(ڈاکٹر راجہ ہومیو)

ربوہ فون: ______ ۶۰۶/۶۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٭ اُلجھے ہوئے حسابات ٭ انوسٹیگیشن آڈٹ
٭ انکم ٹیکس کے مسائل۔

مشورہ جات بسلسلہ:۔

o FINANCIAL ADVISORY.

o MANAGEMENT ADVISORY.

o LABOUR MANAGEMENT.

o FEASIBILITY REPORTS.

o COMPANY LAW کیلئے رجوع فرمائیں

محمد حسین تشنہ سینئر کنسلٹنٹ

تھرڈ فلور گارڈی ٹرسٹ بلڈنگ نسبت روڈ لاہور

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹوں نیز کاروں اور جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر
پائپ کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰ اے منٹگمری روڈ۔ لاہور

انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن۔ چوک چوبرجی لاہور

فون نمبر سیل ڈپو۔ ۳۱۱۴۶۳

ہر قسم کے سامان بجلی کا اعلیٰ مرکز،
خوشی کی تقریبات عارضی کا اعلیٰ انتظام۔
نیز
گھریلو وائرنگ کے لئے ہماری خدمات
حاصل کریں

البرق

بشارت مارکیٹ گول بازار ربوہ

قدیمی — اوّلین — شہرہ آفاق

دواخانہ حکیم نظام جان

کسی قسم کے طبی مشورہ جات کے لئے
دواخانہ کی خدمات آپ کے لئے وقف ہیں

منجانب

دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید طرز کی بہترین رنگائی عمدہ دھلائی
اور
ہر قسم کی ڈرائیکلیننگ کے لئے
آپ کی اپنی دکان

براس

ڈائیرز اینڈ ڈرائی کلینرز
کمرشل سنٹر سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
فون نمبر:- ۴۰۹۲۳

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات
کی
تیاری کے لئے لائق صد اعتماد مرکز

EL-KEMISTS
الکیمسٹس

فون:- ۴۱۶۶۴
سٹیلائٹ ٹاؤن - راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا - ریڈیو پاکستان
پاکستان اٹامک انرجی کمیشن ایچ۔ ایف۔ ایف اور
نسپاک NESPAK
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

قذافی سوپ
سورج مارکہ
دھوبی مارکہ

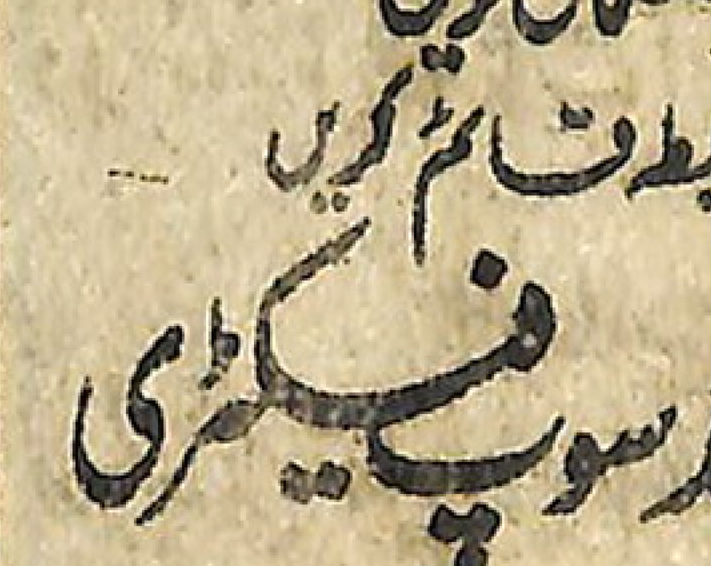

سستے اور اچھے
ہمیشہ استعمال کریں
ایجنسی کے لئے رابطہ قائم کریں
ضیاء کیمیکل اینڈ سوپ فیکٹری
بیکو روڈ - کوٹ لکھپت - لاہور

قذافی سپر سوپ
چاند مارکہ صابن　　امتیاز سوپ

اعلیٰ اور عمدہ
ایجنسی کے متعلق
رابطہ قائم کریں

لاہور سوپ فیکٹری
بیکو روڈ - کوٹ لکھپت - لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیڈیز اینڈ جینٹس کی سلائی کا بہترین مرکز
نیز اچکن اینڈ سوٹ۔ برقعہ سپیشلسٹ
اعلیٰ ترین سلائی کے لئے

جنرل ٹیلرز

گول بازار ربوہ کی خدمات حاصل کریں۔
پروپرائیٹر
محمد دین ٹیلر ماسٹر باجوہ مارکیٹ گولبازار ربوہ

سامان فوٹو گرافی
اور
رنگین فوٹو کے لئے

فوٹو سنٹر

۵۳/۷ حیدر روڈ
راولپنڈی کینٹ

Specialist in :

HYDRAULIC JACKS

AND

TUMP TRUCKS

WATER/OIL TANKER FABRICATION

Ahmad Trading Co.

116—E Kashmir Road Rawalpindi

Digitized by Khilafat Library Rabwah

WATER PROOFING OF ROOFS

Are you planning to construct a new :

* INDUSTRIAL COMPLEX
* WARE HOUSE
* SUPER MARKET
* RESIDENTIAL ACCOMMODATION

Does your existing accommodation have problems of :

* LEAKAGE
* SEEPAGE
* INSULATION

In all cases for guaranteed water proofing and insulation of buildings please contact :

RAFI SONS LTD.

BUILDERS & SEALERS

Fortress Stadium, Lahore Cantt.

☎ 37 03 97

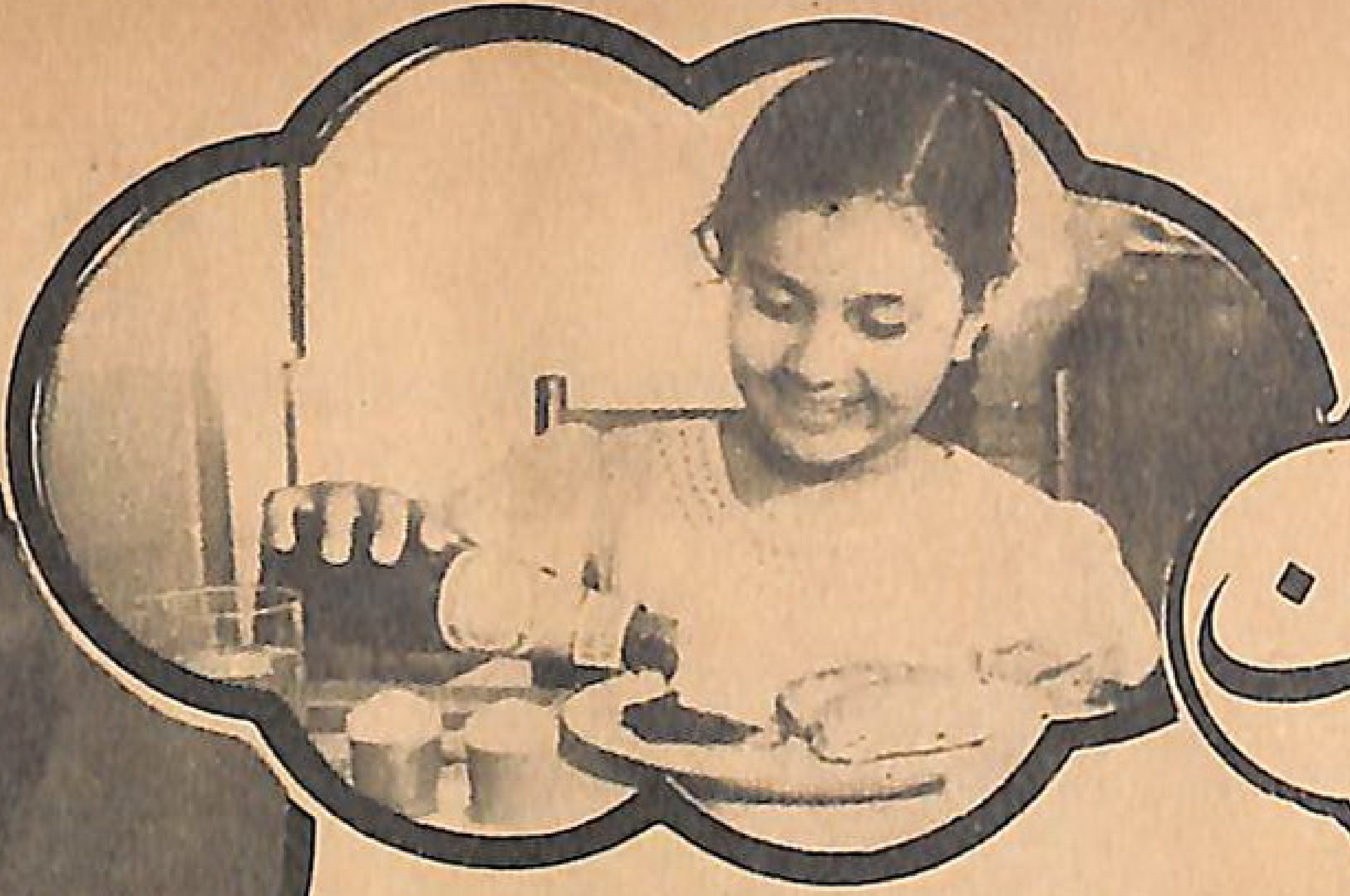

شیزان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بار نہیں سو بار نہیں
میں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے
سب سے مزے دار

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ - بند روڈ - لاہور

Monthly **Tash-heez-ul-Azhan** Rabwah

Regd. No. L7128 *Editor*, MOHAMMAD SHAFIQUE QAISAR APRIL 1979

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ادریس احمد صاحب آف زیمبیا محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب
سابق صدر عالمی عدالت (ہیگ) سے مصافحہ کر رہے ہیں۔ انکے ہمراہ مکرم
عبد المالک صاحب نمائندہ خالد تشحیذ۔ لاہور کھڑے ہیں۔ (فوٹو ۲۴ جنوری ۱۹۷۹ء)

(صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا)